ایڈورڈ گبن کی لائف

تاریخ ۸۲۲ اور

اس کی تصانیف کا تذکرہ

مؤلفہ

منشی غلام قادر فصیح پروپرائیٹر و ایڈیٹر اخبار

پنجاب گزٹ سیالکوٹ

پنجاب بک ایجنسی سیالکوٹ میں منشی غلام قادر فصیح کے اہتمام سے چھپی

قیمت [illegible]

هسٹورین - المورّخ

تاریخ زوال سلطنت روما

ایڈورڈ گبن کی لائف

اور

اسکی تصانیف کا تذکرہ

یہہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جسوقت کوئی کتاب یا تصنیف پبلک کی نظر سے گذرتی ہے تو اسکے مصنف کے حالات معلوم کرنے کی خواہش فی الفور پیدا ہو جاتی ہے۔ خصوصاً جب کوئی ایسی کتاب پبلک کے ہاتھہ آجاتی ہے جو اسکی نظر مین بہت ہی قدر و منزلت رکھتی ہو تو یہہ خواہش **دوبالا** ہو جاتی ہے۔ اور پبلک سخت بے صبری کے ساتھہ آرزو کرتی ہے کہ اسکے مصنف کے کل حالات کا نقشہ اسکی آنکھون کے سامنے پہر جائے۔ اور یہہ **خواہش براری** نہ صرف ایک عارضی ہی سمجھی گئی ہے۔ بلکہ کتاب کی قدر و قیمت کے لحاظ سے **لازمی** قرار دی گئی ہے۔ کیونکہ مصنف کی زندگی کے حالات کو اسکی کتاب کے

مسٹر گبن کے واقعات زندگی پڑہنے سے صاف واضح ہوجاتا ہے کہ قدرت نے اُسے اس عظیم الشان کام کے لئے پہلے سے منتخب کر رکہا تہا اور اسکی تعلیم بہی ایسی طرز پر ہوئی کہ اُسے ان اعلی مشکلات پر غالب آنیکا بخوبی موقع ملا جو رومی تاریخ کی تحقیق مین اُسے پیش آئین - ۱۷۳۷ء مین بمقام پٹنی مین وہ ایک معزز خاندان سے پیدا ہوا جو خاندان در اصل ولوڈن واقع کنٹ کا رہنے والا تہا - اسکے آبا و اجداد نہ صرف ملکی عقاید بلکہ کلیسائی عقاید مین بہی مشہور ٹوری تہے - یہہ خاندان علاوہ قدیمی اور معزز ہونے کے حیثیت مین بہی اچہا تہا - ملکہ اینی کی سلطنت کے آخری چار سال کے انتظام مین اسکا دادا کمشنر آف کسٹم مقرر ہوا - اور ۱۷۱۶ء مین وہ سوتہ سی کمپنی کا ایک ڈائرکٹر منتخب ہوا اور اسکے روزنامچہ اور دیگر حساب کی کتابون کے ملاحظہ سے

اسنے روما مین بہت سے مفید مطلب قانون وضع کئے - سینٹ اسے کمانڈر انچیف کہا کرتی تہی اور اسی ڈکٹیٹر کا لقب بہی اُسنے حاصل کیا - اُسنے شاہانہ تاج پہننے سے انکار کیا اور اپنے بہائی کے پوتے اکٹیوئیس کو اپنا جانشین مقرر کیا - لارڈ میکالی سیزر کو کرامول اور بونا پارٹ کے ساتہہ ایک ہی درجہ پر رکہتا ہے - مگر سیزر علم - عقل - فصاحت - بلند خیالات اور شائستہ عادات مین - کرامول اور بونا پارٹ سے بڑہکر تہا - چنانچہ پوپ اسکی نسبت بیان کرتا ہے کہ "سیزر دنیا بہر کا حاکم فصاحت اور شیرین کلامی مین سسرو سے دوسرے درجہ پر تہا" - بیشک وہ علاوہ ایک جنرل سٹیٹسمین - قانون دان - فصیح متکلم اور مورخ ہونے کے ایک شاعر - ریاضی دان - اور نجومی تہا - اور فن عمارت مین پوری مہارت رکہتا تہا - شیکسپیئر اسکی نسبت بیان کرتا ہے کہ وہ ہر ایک بات مین کمال حاصل کرنے اور اپنے ہم چشمون سے گوئے سبقت لیجانے کے قابل تہا - زمانہ قدیم کا وہ ایک بڑا آدمی تہا - اور دنیا بہر مین ایک ہی قابل تقلید شخص تہا - وہ ایک ہی وقت مین چار سے لیکر سات مختلف چہٹیان پڑہنے سننے اور

معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت اُسنے اس خطرناک عہدہ کو قبول کیا اسوقت وہ ساٹھہ ھزار پونڈ کی حیثیت رکھتا تہا - مگر زمانہ نے ایسا پلٹا کہایا کہ کچھ تو کمپنی سر سبز نہ ہوسکی اور کچھ پارلیمنٹ نے اوسکے ڈائرکٹرون کے ساتھ کینہ لینے کی غرض سے سخت بدسلوکی کی - یہانتک کہ اسکا اثاثہ بالکل برباد ہوگیا - پہر بھی جب وہ اس بدنصیب کمپنی سے الگ ہوا تو اسکے پاس دس ہزار پونڈ کا آسرا تھا - اور اس روپیہ سے اوس نے پہر تجارت شروع کی - مگر ۱۷۳۶ء مین موت نے اُسے گھیرا اور وہ اپنی جائداد کا بہت تہوڑا حصہ اپنے بیٹے کے لئے جسکی شادی اُسکی مرضی کے برخلاف ہوئی تھی اور زیادہ حصہ اپنی دو بیٹیون کے لئے چھوڑ کر مرگیا -

ایڈورڈ گبن جو مورخ گبن کا باپ تہا ۱۷۰۷ء مین پیدا ہوا اور وسٹ منسٹر اور کیمبرج مین

لکہانے کے قابل تہا - دنیا مین ایسا لائق اور ہردلعزیز مطلق العنان شخص پیدا نہین ہوا - وہ نہ تو بیرحم ہی تہا اور خون کا پیاسا ہی تہا - گو اُسنے حکومت دوسرے کی چہین لی تہی مگر اسقدر دانائی اور رحم دلی سے حکمرانی کی کہ اس بارے مین وہ اپنا آپ ہی نظیر تہا -

اسنے فارنیکس شاہ پونٹس کی حکومت کو اسقدر جلدی زیر و زبر کردیا کہ اُس نے اپنی چڑہائی کا نتیجہ رومی سینٹ کو ان لفظون مین لکہا "مین آیا - مینے دیکہا اور مینے فتح کیا" منڈی کے میدان مین اُسے بڑی مشکل پیش آئی - اور یہان خود اسکی جان کے لالے پڑ گئے - شاید اس سے سخت معرکہ اُسے کبہی درپیش نہین ہوا - چنانچہ اُسنے خود اس جنگ کی نسبت بیان کیا - کہ "مین ہمیشہ فتح پانے کے لئے ہی لڑا کرتا ہون مگر آج مین اپنی جان بچانے کے لئے لڑا"

اسکے سوارون پر اسکا رعب غالب تہا - وہ اُسے محبت بہی کرتے تہے مگر اس سے ڈرتے بہی تہے یہانتک کہ جب کبہی ہکا لفٹنٹ اپنے آدمیون کو کسی ضروری کام مین لگانے کے لیے سخت تاکید کرتا تو بس یہی کہدیتا - "سپاہیو - خیال رکہو سیزر تمہین دیکہتا ہے" -

۱۹ - اکتوبر ۱۹۱۸ء

اُسنے عرصہ تک عمدہ تعلیم حاصل کی۔ بعد تعلیم سے وہ فارغ ہوا تو وہ برّاعظم مین سیر و سیاحت کے لئے
چلا گیا۔ اور واپس آنے پر ۱۸۳۲ء مین شہر ہیڈرسفیلڈ کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر منتخب ہوا جو
حق گویا اسکا موروثی ہو چکا تہا وہ سر رابرٹ ولیپول کی مخالفت مین ٹوری فرقہ کے ساتہہ شامل
ہو گیا۔ اور مسٹر گبن بیان کرتا ہے کہ "اُنکے ساتہہ اُسنے کئی ووٹ دیئے۔ اُنکے ساتہہ بیٹھکر
اُسنے کئی بوتلین خالی کین۔ اور بدون ایک اُرٹیر یا ایک سٹیٹسمین کی شہرت حاصل

(۱۱) جولیس سیزر (بقیہ)

بلند خیال اور اولوالعزمی اور بڑا بننے کی خواہش اسمین بقدر تہی کہ جب وہ اتحاد ثلاثہ سے پہلے ہسپانیہ کی
عنان حکومت ہاتھہ مین لینے کے لئے جارہا تہا تو اُسنے راہ مین ایک گانون کی طرف دیکھکر کہا۔ "مین اس
گانون کا ایک نمبردار ہونا زیادہ پسند کرتا ہون بہ نسبت اسکے کہ روما مین کسی کے ماتحت ہون"۔
کوئی شبہ نہین کہ اُسنے دنیا بہر کے فاتحون کو مغلوب کیا اور صرف ملکی فتوحات مین ہی شہرت حاصل نہین
کی بلکہ علمی تحصیلات مین بہی نام پایا۔
مسٹر ٹیلر بیان کرتا ہے کہ وہ شخص جسنے بہت تہوڑے عرصہ مین فرانس جیسے زبردست ملک کو
جسمین کئی جنگجو قومین آباد تہین فتح کیا دو دفعہ ہسپانیہ کو مسخر کیا۔ جرمنی اور برٹن مین بہی
جا نکلا۔ اور مظفر و منصور فوج کا افسر بنے ہوئے اٹلی مین سے کوچ کرتا ہوا گیا۔ جسنے پامپیی اعظم کی
حکومت کو نیست و نابود کر دیا مصر کو حلقہ بگوش بنا لیا۔ فارنیکس کو مغلوب کیا افریقہ مین کیٹو کی
شہرت کو برباد کیا جوبا کی افوج کو پراگندہ کیا۔ اور جو قریباً پچاس لڑائیاں لڑا جنمین ۱۱۹۲۰۰۰-
آدمی مارے گئے اپنے زمانے کا بڑا فصیح سپیکر تہا۔ اور فصاحت بلاغت مین صرف سِسرو
سے دوسرے درجہ پر تہا اسنے جس علم مین ہاتھہ ڈالا کامیاب ہی ہوا جس مضمون پر قلم چلایا ایک زمانے کو
قائل کیا۔ کوئی شبہ نہین کہ یہہ ایسا شخص زمانے مین ہوا ہے کہ اپنا نظیر نہین رکہتا۔ ہمہ صفت موصوف
یہی شخص تہا۔ اور یہہ اسی کے حصہ مین تہا کہ دنیا بہر مین اول درجے پر گنا جائے +

کرنے کے وہ اُس مخالفت مین بڑی سرگرمی کے ساتھ شریک ہوا جس نے سات سال کی تگ و دو کے بعد سر رابرٹ ویلپول کو زمین پر دے مارا - اور اسطرح نہ صرف ایک غیر مردلعزیز وزیر کو وزارت سے الگ کیا بلکہ سوتھہ سی کمپنی والے معاملہ کے متعلق اپنے خاندان کے جانی دشمن اور دکھ دینے والے سے پُرانا کینہ لیا۔"

اسکی شادی پٹنی کے ایک سوداگر کی بیٹی کے ساتھ ہوئی جسکا نام جُوڈتھ پورٹن تہا اور اس شادی سے مسٹر گبن پیدا ہوا - اسکے بعد اسکے پانچ بھائی اور ایک بہن متواتر پیدا ہوئے - مگر سب کے سب بچپن ہی مین مر گئے - خود گبن کا کنسٹیٹیوشن بہی کمزور تہا - اور چونکہ اسکی والدہ کو امور خانہ داری سے بہت ہی کم فرصت ملتی تہی اسلئے مسٹر گبن کی پرورش کا ذمہ اسکی خالہ نے لیا - جسنے اس مادرانہ فرض کو ایسی خوبی اور خوش سلوبی سے نبہایا کہ خود مسٹر گبن اسکا نام لیتے ہوئے شکریہ کے آنسو بہاتا ہے" ابتدائی سات سال تک اُسنے اسکی صحت کا از حد خیال رکہا - مگر مسٹر گبن نے اپنی تعلیم مین اسقدر ترقی کی کہ اس سات سال کی عمر مین اُس نے لکہنے پڑہنے اور ریاضی مین بخوبی دسترس حاصل کرلی - جب وہ سات سال کا ہوا تو اسے پٹنی کے سکول سے واپس بلا لیا گیا - اور ایک پرائیویٹ استاد کی سپرد کیا گیا اِس استاد کا نام مسٹر جان کرک بای تہا - اور مسٹر گبن کی خوش قسمتی سے وہ نہ صرف ایک عالم آدمی ہی تہا بلکہ صاحب تصنیف بہی تہا - ۱۸ ماہ تک وہ بڑی ایمانداری کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرتا رہا - مسٹر گبن اسکی نسبت بیان کرتا ہے کہ -

" اسکی علمیت فضیلت - اور نیکوکاری نے میرے باپ کے پاس اسکی سفارش کی اور کوئی شبہہ نہین کہ "

" پٹنی مین اُسے تہوڑی دیر کیلئے امان ملتی - اگر ایک ذرا سی بے احتیاطی اُس سے وقوع مین نہ آتی - جو "

" یہہ تہی کہ باپ کے گرجے مین ایک دن نماز پڑہتے ہوئے وہ بادشاہ جارج کا نام لینا بہول گیا - اور میرے "

"باپ نے جو بادشاہ کی جان نثار رعایا مین تہا اُسے انعام دیکر رخصت کردیا - ایک ایسا آدمی جس نے"

"زبان اور تعلیم کے مضامین پر سخت محنت کی ہوئی تہی واقعی کوی معمولی استاذ نہین تہا -"

"اور افسوس ہے کہ میری بچپن کی عمر اور اُسکی جلد علیحدگی نے مجھے اسکی علمیت کا پورا فایدہ اُٹہانے"

"نہ دیا مگر پہر بہی جو کچھہ مینے اُس سے سیکھا اس سے مین نے ریاضی - انگریزی اور لیٹن زبان مین"

"بہت کچھ ترقی حاصل کی"-

۱۷۴۶ء مین جب کہ اسکی عمر نو سال کی تہی اُسے کنگسٹن کے ایک بڑے بورڈنگ سکول مین بہیجا گیا - مسٹر گبن بیان کرتا ہے - کہ

"جب کبہی ٹینی مین مجھے آنے جانے کا اتفاق ہوا - تو مجھے پنی والدہ کی یہہ نصیحت جو روانگی کے"

"وقت مادرانہ اُلفت کے ساتھ مجھے کیگئی یاد آجایا کرتی تہی کہ مین اب دنیا مین جا رہا ہون اور اب مجھے اپنے"

"معاملات مین آپ ہی سوچ سمجھکر چلنا ہوگا"-

اس سکول مین وہ دو سال تک تعلیم پاتا رہا - مگر علالت طبع کی وجہ سے اکثر اسکی تعلیم مین حرج ہوتا رہا - اور آخر کار اپنی والدہ کی وفات پر وہ واپس بلا لیا گیا - اُسکے باپ کو اس موت کا ایسا سخت صدمہ ہوا کہ اُسنے اپنے کاروبار کے متعلق کُل ارادون کو ترک کردیا - اور ٹینی کی سکونت چہوڑکر بوریٹن گاڈن مین آرہا - اسطرح مسٹر گبن کو پہر اپنی مہربان اور نیک خصلت خالہ کی حفاظت اور خبرگیری سے فایدہ اُٹہانے کا موقعہ ملا - جسکی تعلیم اور تربیت نے اسکی چال چلن پر نہایت عمدہ تاثیر پیدا کر رکہی تہی - اسکے عمدہ سبقون کا وہ بڑا ہی مشتاق ہورہا تہا اور وہ خود بیان کرتا ہے - کہ

"جس وقت مین اس نیکوکار اور نیک خصلت عورت کے احسانات کو یاد کرتا ہون تو مجہہ اودا سی ملی ہوئی"

"خوشی نصیب ہوتی ہے - واقعی وہ میرے دل اور میری صحت کی محافظ تہی - اور اگرچہ اسکی عقل پر کسیقدر"

"تعصب چہا رہا تہا مگر اسکے خیالات مین بناوٹ اور ریاکاری نام کو نہین پائی جاتی تہی - اُدہر"

"اسکی دلی محبت اور صاف دلی اور اِدہر میری بڑہتی ہوئی کیوری آسٹی نے بہت جلد ہمارے درمیان سے دوئی کو دور کر دیا"

"اور ہم ہر ایک مضمون پر خواہ کیسا ہی مشکل کیون نہو - ایسے کہلے طور پر گفتگو کرتے تہے جیسے کہ دو ہم عمر دوستون مین ہوا کرتی"

"اور وہ بہت ہی خوش ہوتی تہی جب کہ وہ میرے کم سنی کے خیالات کو سنا کرتی تہی اور انہین اپنی"

"محنت کا اجر خیال کرتی تہی"۔

مسٹر گبن کی کیوری آسٹی کا یہہ عالم تہا کہ اس چہوٹی سی عمر مین ہی وہ جس کتاب کے ورق پر نظر کرتا بدون تامل اسے پڑہنے شروع ہو جاتا اور اسکی خالہ مسس پورٹن بہی جو مذہبی اور اخلاقی خیالات مین غرق رہتی تہی ایک بارہ سال کے لڑکے کی کیوری آسٹی کو بجائے روکنے کے جرأت دلانا زیادہ پسند کرتی تہی - اس بارہوین سال کو مسٹر گبن اپنی عمر بہر مین غنیمت سمجہتا ہے - اور بیان کرتا ہے کہ اس سال اسکے ذہنی قویٰ مین بڑی ترقی ہوئی -
اس اثنا مین اسکے نانا کا حال پتلا ہو گیا اور اسکا کاروبار ٹہنڈا پڑ گیا - اور اسکی خالہ اب مجبور ہوئی کہ وسٹ منسٹر کے طلباء کے بورڈنگ کا انتظام اپنے ذمہ لیکر عزت کے ساتہہ بسر اوقات کرے - مسٹر گبن بہی اسکی ہمراہ گیا - اور ڈاکٹر نکل ہیڈ ماسٹر کے سپرد کیا گیا - وہ آپ بیان کرتا ہے - کہ

"دو سال کے (۱۷۴۹ - ۵۰) عرصہ مین جسمین اکثر بیماری کا دورہ بہی ہوتا رہا مین بڑے رنج کے"

"ساتہہ تیسری صورت تک پہونچا - اور اس عمر مین مجہے لیٹن زبان کی خوبصورتیون اور یونانی"

"زبان کے اصولون سے واقفیت پیدا کرنیکا موقعہ ملا - بجائے کہیلون مین شامل ہونے یا لڑائی"

"فساد مین شریک ہونے کے جیسے کہ کم سن طلباء کا دستور ہے مین اپنی خالہ کے پاس گہر مین ہی"

"رہا کرتا تہا - اور مین سن بلوغت تک نہ پہونچا تہا کہ وسٹ منسٹر سکول سے اٹہا لیا گیا"۔

مسٹر گبن کی بیماری اب اس درجہ تک پہونچ گئی اور شکایت یہانتک بڑہ گئی کہ اسکی خالہ

نے اُسے حمام مین بہیجا جہان وہ ایک خدمتگار کے ہمراہ بہت دن تک رہا - مگر چونکہ حمام نے

اُسکی بیماری پر کچھ بہی اثر نہ کیا اسلیئے اُسے ونچسٹر کے ایک طبیب کے ہان بہیجا گیا - مگر وان

بہی اُسے کچھ فایدہ نہوا - اسلیئے اسکا باپ اسے اپنے ہمراہ پوریٹن مین لے آیا - یہان آکر

اُسنے ویسٹ منسٹر سکول مین جانا شروع کیا - اور علالت نے اُسے پہر تعلیم چہوڑنے

پر مجبور کیا - مگر اتفاق ایسا ہوا کہ جونہی اُسنے سولہوین سال مین قدم رکہا - اسکی کل بیماریان یکلخت

دور ہوگئین - اور وہ بالکل تندرست ہوگیا - اسکی صحت کے اس ناگہانی انقلاب نے اسکی تعلیم کو

اور جرات دلائی اور اسلیئے اُسے مقام الیشر واقع سرے مین ایک پادری مسٹر فلپ فرانسس

نامی کے سپرد کیا گیا جو ہورس کا مترجم بہی تہا - مگر استاد کی غفلت اور بے پرواہی کی وجہ سے

یہہ کوشش بہی ناکام رہی اور اسکے باپ نے نہایت ہی اضطراب اور گہبراہٹ مین یہہ ارادہ مصمم

کرلیا کہ اُسے اگسفورڈ یونیورسٹی مین لیجائے - اور ابہی اسنے پندرہوان سال ختم نہ کیا تہا کہ

وان وہ ۳ - اپریل ۱۷۵۲ء کو میگڈیلن کالج کے جنٹلمین کامونر* کے طور پر داخل ہوا - اور یہہ امید

کیجا سکتی تہی کہ مسٹر گبن - ٹوٹی تعلیم کی وجہ سے جو اُسنے ابتک پائی تہی - اور تحصیل علم کی از حد خواہش کی

بدولت جو اسکی دیگر خواہشون پر غالب آرہی تہی اور ان فوائد کی طفیل جو اُسے اگسفورڈ

کی لائبریری وغیرہ کے متعلق حاصل تہے - اور سب سے زیادہ اُن قلبی طاقتون کی موجودگی

سے جو قدرت نے اُسے عطا کی تہین انگلش چرچ کے اعلے درجہ کے اعزاز حاصل کریگا اور بڑی بڑی

ڈگریان پائیگا - مگر اسکے دل نے ابتدا سے ہی ایک ایسا اصول مقرر کر رکہا تہا کہ اگسفورڈ مین تعلیم پانیکا

نتیجہ امید کے بالکل خلاف نکلا -

* شرفا اور معزز لوگون کے لڑکے عوام الناس کے لڑکون سے تمیز کیئے جانیکے لحاظ سے اسی نام سے پکارے جاتے تہے اور اسی خصوصیت کے ساتہہ درج رجسٹر کیئے جاتے تہے -

اسمین قدرتی طور پر ہر ایک امر کی تحقیق اور ہر ایک بات پر آزادی کے ساتہہ جرح قدح کرنیکا اسقدر مادہ بہرا ہوا تہا کہ ایک محدود کلیسا اور پابند شرع مذہب کا تنگ میدان اسکی جولانی طبیعت کے لئے ہرگز کافی نہ تہا - اور اسلئے وہ اس قابل نہ رہا تہا کہ وہ ایک خاص حد کے اندر محصور ہو کر وہ بڑے بڑے اعزاز حاصل کرے جنکی آرزو مین یونیورسٹی کے دیگر تعلیم پانے والے مرے جاتے تہے - اسکی سرگرم اور تیز طبیعت منہ زور پروفیسرون کی بے پرواہی اور عدم التفات سے سخت متنفر ہو گئی اور وہ اسبات کو اپنی بدقسمتی خیال کرتا ہے کہ وہ ایسے وقت مین آکسفورڈ یونیورسٹی مین داخل ہوا جو اسکی خواہشون اور امیدون کی کامیابی کے بالکل ناموزون تہا - اس قسم کے پرانے مدارس و مکاتب کی اصلی غرض یہی ہوتی ہے کہ وہ ایک ہی حالت مین ہمیشہ کے لئے قایم رہین - چونکہ وہ بقصور ناقابل خطا اصول پر مبنی ہوتے ہین اسلئے انکی بنا کا منشا بجائے صداقت کی مزید تحقیقات کے اُسی کا حفظ و استحکام ہوتا ہے - اور جس حال مین کہ انکے چارطرف دنیا روزافزون ترقی کرتی جاتی ہے وہ اس بات کو اپنا اصول سمجہتے ہین کہ جن زمانون مین وہ قایم ہوئے انہی زمانون کی خاصیت اور رویہ پر بدستور کاربند رہین - او بیابان کے اُس چٹان کی مانند ہمیشہ ساکن رہین جو طوفان سے اڑتی ہوئی ریت کی ٹہوکرون سے بالکل متحرک نہین ہوتا - پہر بہی ایک آزاد ملک مین یہہ ناممکن تہا - کہ اس قسم کے مدرسون اور مکتبون پر عام راے اور تعلیم عامہ کا کچہہ بہی اثر نہ پڑے - کیونکہ مسٹر گبن کے وقت سے آکسفورڈ کی دنیا بدل گئی ہے اور اسمین بہت کچہہ تبدیلیان واقع ہوئی ہین اور شاید ان مین مسٹر گبن کے ان سخت حملون کا بہی کچہہ حصہ ہے جو اُسنے ایسے وقت اُسپر کئے تہے جبوقت کہ اُسکی آواز اُسے چاہ بدنامی مین ڈبا سکتی تہی یا ناموری کے درجہ پر پہونچا سکتی تہی آکسفورڈ یونیورسٹی کے متعلق خود مسٹر گبن اسطرح بیان کرتا ہے :-

۲۶ - اکتوبر ۱۹۰۱ء

"میرا اسقدر علمی فضیلت جو ایک ڈاکٹر کو بھی حیران کردے اور کسیقدر جہالت کے ساتھ جو ایک طالب علم کے لئے شرم کا باعث ہے آکسفورڈ مین پہونچا - اور میرے وہان داخل ہونے سے میری زندگی کا نیا سلسلہ شروع ہوا - اور حالانکہ اسوقت چالیس سال کا زمانہ منقضی ہوگیا ہے - مگر مجھے ایکطرف حیرانی اور دوسری طرف تسکین کا جوش جو میرے دل مین پہلی دفعہ پیدا ہوا تھا ابتک یاد ہے - پندرہ سال کی عمر مین مین دفعتہً ایک لڑکے کیحالت سے ایک آدمی کی حالت پر پہونچگیا - اور وہ لوگ جنہین بلحاظ عمر بلحاظ علمیت و فضیلت اپنا بزرگ سمجھتا تھا میرے ساتھ بڑی توجہ اور التفات کے ساتھ پیش آنے لگے - اور مجھے مخملی ٹوپی اور ریشمی جبہ پہنایا گیا جو ایک جنٹلمین کامونر کی ایک عام طالب علم سے تمیز کرنیکا ایک نشان تھا - اور اس خانگی فرق سے مجھے بڑا فخر حاصل ہوا - ایک کتبخانہ کی چابی میرے حوالے کی گئی جسمین ہزارون علمی کتابین بھری ہوئی تہین - جنہین مین اپنی مرضی کے مطابق استعمال کیا کرتا تھا - میری رہایش کے لئے میگڈلین کالج کی نئی عمارت مین سے مجھے تین نہایت عالیشان اور آراستہ کمرے ملے جسمین ہر ایک ضرورت مہیا کی گئی تہی اور ہر کان کے ساتھ ہی سیر گاہ ایسی خوشنما تہی کہ اگر افلاطون کے شاگرد وہان سیر کرنیوالے ہوتے تو دریاے الیس کے کنارے کے لطیف سایہ کے ساتھ اسکا مقابلہ کیا تھا - الغرض آکسفورڈ یونیورسٹی مین داخل ہونیکے وقت میری آیندہ ترقی کے آثار بہت ہی عمدہ تھے اور مجھے امید واثق تہی کہ مین وہان سے بہت کچھہ حاصل کرکے نکلونگا - ۱۷

"مگر یہہ امیدین بہت جلد مایوسی سے مبدل ہوگئین اور یہہ چودہ مہینے جو مینے میگڈلین کالج مین بسر کئے میری زندگی کا نہایت ہی رائگان اور بے فایدہ حصہ ثابت ہوئے - غالبًا ناظرین یہہ حجت پیش کرینگے کہ طالب علم بلحاظ عمر سکول کے لئے موزون نہ تھا - مگر مین یہہ کبھی یقین نہین"

"کرسکتا کہ فطرت نے مجھے علمی تحصیلات کے بالکل ناقابل بنا رکھا تھا - واقعی میری کم سنی - ناکمل"
"تیاری اور جلد علیحدگی کا ایک معقول عذر پیش کیا جا سکتا ہے اور مین ابھی اس قسم کے عذرات"
"کا وزن کم کرنیکا بہانہ تلاش کرنا نہین چاہتا - مگر پھر بھی مین دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ مین"
"سولھوین برس مین حصول علم کی کچھ کم قوت نہ رکھتا تھا - اور مین پورے زور کے ساتھ مطالعہ"
"مین دل لگا سکتا تھا - مجھے تو بچپن ہی سے کتابین دیکھنے کا ازحد شوق ہوتا تھا - اور ابتدا ہی"
"ہی مجھے علم حاصل کرنیکی پیاس لگ رہی تھی - اور گو میرا یہ شوق دل مین چندان گہری"
"جڑ نہین رکھتا تھا اور صرف اُس پانی کی مثال تھا جو زمین کی اوپری سطح پر ہی رہتا ہے - مگر"
"اسمین کچھ بھی کلام نہین کہ یہی پانی آخر کار ایک گہری اور شفاف ندی کی صورت مین تبدیل کیا"
"جا سکتا تھا - اور اسمین کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ ایک عمدہ اصولون پر مبنی مکتب مین قابل - لائق اور"
"محنتی پروفیسرون کی رہنمائی سے مین بتدریج تراجم سے گذر کر متون تک اور لیٹن زبان پر عبور"
"کرکے یونانی لٹریچر تک اور مردہ زبانون سے فراغت حاصل کرکے زندہ علوم تک بآسانی"
"پہونچ سکتا تھا - میرا عزیز وقت کارآمد اور مرغوب خاطر مطالعہ مین صرف ہو سکتا تھا - میرے"
"خیالات کی آوارگی بخوبی روکی جا سکتی تھی اور مین سستی اور کاہلی کے ابتلا سے بچ سکتا تھا"
"جو آخر کار آکسفورڈ سے میری یک لخت اور بہت جلد علیحدگی کا موجب ہوئی" -

"میرے زمانہ کے **فیلوز** بے فکر آدمی تھے - اور بڑی بے پروائی سے بانی مکتب کے انعامات"
"کا حظ اوٹھاتے تھے - وہ دن بھر ایک ہی قسم کے کاروبار مین مصروف رہتے - کبھی گرجے مین"
"کبھی کامن ہوس مین - اور کبھی کامن روم مین دل بہلایا کرتے - یہانتک کہ خوب تھک کر اور خوب سیر"
"ہو کر وہ گہری نیند مین پڑ جاتے - اونھون نے اپنے کانشنس کو - پڑھنے - سوچنے یا لکھنے کی محنت"
"سے بالکل ہٹا لیا تھا علمیت اور ذہانت کی کلیان جو انکے دل مین پیدا ہوتی تھین بالکل کملا گئی تھین"

ساتھہ وہی تعلق ہوتا ہے جو ایک سپیکر کی وجاہت اور پوزیشن کو اسکی سپیچ کی ساتھہ ہوتا ہے - جیسے کہ ایک سپیچ بدون سپیکر کی وجاہت اور پوزیشن کے بے اثر ہوتی ہے ویسی ہی کتاب بھی مصنف کے فضیلت و علمیت سے بھرے ہوئے حالات کے بغیر بیقدر اور بے قیمت سمجھی جاتی ہے - ہان اس جنرل رول مین اکسپشن بھی ہین - کیونکہ بعض ایسی کتابین ہین جو اپنی اُن خوبیون کے لحاظ سے جو ان مین پای جاتی ہین بہت کچھہ قدر پاتی ہین حال آنکہ اُنکے مصنف یا تو گمنام ہوتے ہین یا ایسے ہوتے ہین کہ اُن کے صحیح واقعات زندگی کا پتا نہین لگتا - پھر بھی اس اصول کو زمانہ نے یہانتک نصب العین کر رکھا ہے - اور یہہ قدر کی خواہش یہانتک بڑہ گئی ہے کہ گمنام مصنفون کے حالات کا پتا دریافت کرنیکی کوششین بھی ہو رہی ہین - اور علم و فضل کے دلدادہ اپنی عمر عزیز کے کئی سال محض اسی جستجو اور تلاش مین صرف کر دیتے ہین - اور کیون نہ ہو زمانے نے یہانتک ترقی کی ہے کہ کتاب ہاتھہ مین لینے سے پہلے یہہ پوچھا یا دیکھا جاتا ہے کہ کس کی تصنیف* ہے؟ اِسکا لکھنے والا کون ہے؟ - اور بعض تو یہانتک ازخود رفتہ ہوگئے ہین کہ بے صبری سے قبل از وقت ہی بول اُٹھتے ہین کہ کس مطبع مین چھپی ہے؟ - اور کس کے اہتمام مین شائع ہوئی ہے؟ - واقعی نام کا اثر تحریر کے ساتھہ بہت ہی بڑا ہوتا ہے اور اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ جس مضمون یا کتاب کا لکھنے والا مسٹر گلیڈسٹون ہو وہ بہ نسبت ایک عام یا کم مشہور

* فٹ نوٹ - محض اسی خیال کی بنا پر ہمنے بھی بیشتر تاریخ شروع کرنے کے اسکے مصنف کے حالات زندگی بیان کرنا ضروری سمجھا ہے اور اس سے ہماری یہہ بھی غرض ہے کہ مصنف کے حالات زندگی پڑھنے سے ناظرین کے دل مین کتاب کی قدر و منزلت بیٹھہ جائے اور وہ نہ صرف دلچسپی کے لحاظ سے ہی جو تاریخ کا ایک لازمی خاصہ ہے اُسے پڑھا کرین بلکہ فایدہ علم حاصل کرنے کے خیال سے اسکا مطالعہ کرین - کیونکہ مصنف نے ان دونون پہلوؤن کو ایسی عمدگی سے نبہایا ہے کہ دیگر مورخون سے گوے سبقت لے گیا ہے - اور کتاب کو وہ درجہ بخشا ہے کہ دیگر تاریخین اپنا سا منہہ لیکر رہگئی ہین - خود کتاب اسکی تصدیق کردیگی - زیادہ کہنے کی کچھہ حاجت نہین -

"اور نہ تو خود اُنکے لئے ہی کچھہ فائدہ مند ثابت ہوئین اور نہ پبلک کے کسی کام آسکین چونکہ مین بہی"
"ایک **جنٹلمین کا موتر** تہا اسلئے مجھے بہی اُنہون نے اپنی سوسائٹی مین داخل کرلیا اور مجھے امید واثق"
"تہی کہ اُنکی گفتگو کے تعلیم دہ اور دل بہلانے والے مضامین لٹریچر کے متعلق کچھہ سوالات ہونگے"
"مگر انکی گفتگو کالج کے کام - ٹوری یا پالٹیکس - ذاتی واقعات - اور ذاتی جھگڑون کے سوا اور کسی"
"مضمون پر نہین ہوا کرتی تہی اور انکے با ضابطہ ٹوسٹون مین **خاندان ہنوور** کے ساتھہ"
"سچی وفاداری کی بو بہی نہین ہوتی تہی - چونکہ سینیئر فیلوز کا یہہ حال تہا اسلئے انڈر گریجوایٹ"
"طلبا مین نہ تو **لبرل سپرٹ** ہی پیدا ہوسکتی تہی اور نہ انہین کالیت کے درجہ پر پہنچنے کی"
"خواہش ہی محسوس ہوسکتی تہی - اور چونکہ مجھے کبھی معلوم نہین ہوا اسلئے مین بیان نہین کرسکتا"
"کہ **کالج** کا ضابطہ کیا تہا - ہوسکتا ہے کہ غریب طلبا پر کسیقدر فرایض کا بار ڈالا گیا ہو جنکی دلی آرزو"
"فیلوشپ کے بے غل وغش اعزاز حاصل کرنے کی ہوتی تہی - مگر کوئی آزاد خیال ممبر اسمین لیا"
"نہین جا سکتا تہا - اگر اسکا درجہ ایک **جنٹلمین کا موتر** کے درجہ سے نیچے ہو - اور اسلئے ہماری"
"مخملی ٹوپی گویا آزادی کی ٹوپی تہی - ہان ایک روایت بڑی مشہور تہی کہ ہمارے متقدمین"
"**ہال** مین لیٹن زبان مین زبردست اور فصیح تقریرین کیا کرتے تہے - مگر اب یہہ رسم کچھہ ناز یا فخر کا"
"موجب نہین رہی تہی - کیونکہ بولنے کی مشق اور امتحان کے جو عام طریقے ہوتے ہین انہین وہان"
"کوئی جانتا ہی نہ تہا - اور مین نے وہان ہرگز یہہ نہین سُنا کہ پریزیڈنٹ یا سوسائٹی"
"نے اتالیق اور اُنکے شاگردون کے ذاتی مصارف مین کبھی دخل دیا ہو"

مسٹر گبن بیان کرتا ہے کہ یہہ اتالیق - **اکسفورڈ** کے پروفیسرون کی غفلت اور بے پرواہی کی بہت کم تلافی کرتے تہے - وہ اسقدر کام کا ذمہ اٹھا لیتے تہے جسے پورا کرنا انکے حد امکان سے باہر ہوتا تہا - اور اگرچہ انہین تنخواہ پرائیویٹ چندون سے وصول ہوتی تہی مگر پہر بہی

انکا تقرر یونیورسٹی کے افسرون پر منحصر تہا - یہانتک کہ نہ تو شاگردہی اور نہ اُنکے والدین کو کسی اتالیق کے انتخاب یا کسی کی تبدیلی کا حق حاصل تہا - اور اسلئے اُنکی محنت اور سرگرمی انکی اپنی مرضی پر ہی موقوف تہی جسکا لازمی نتیجہ یہہ تہا کہ وہ بڑے کاہل اور سست ہورہے تہے -

نوجوان گبن کی تعلیم جن اتالیقون کی سپرد کی گئی وہ بہی اپنے طبقہ کی عام خاصیت سے کچہہ الگ نہ تہے - شروع مین جس اتالیق کی وہ سپرد کیا گیا اُسکا نام **ڈاکٹر ویلڈ گریو** تہا اور اس کی نسبت خود **مسٹر گبن** کا یہہ بیان ہے کہ

" وہ ایک عالم اور ایماندار آدمی تہا - اسکا مزاج نرم تہا - اخلاق کا بڑا پابند اور سخت پرہیزگار تہا "
" وہ کبہی کالج کی تقریرون مین شامل نہ ہوتا اور نہ ملکی معاملات مین ہی "دخل درمعقولات" ہوتا تہا - "
" مگر اسکا علم و دنیا صرف یونیورسٹی تک ہی محدود تہا - اور کوئی شبہ نہین کہ اسکا علم بجائے جودہ "
" زمانہ کے پرانے زمانہ کا تہا اسکے مزاج مین آرام طلبی کو زیادہ دخل تہا - اور اسکے قوا جو پہلے ہی "
" اعلے درجہ کے نہین تہے آب وہوا کی وجہ سے اور بہی کمزور ہوگئے تہے - اور وہ بہی اپنے "
" دیگر ساتہیون کی طرح اپنے نہایت ضروری فرض کو یون ہی برائے نام ادا کرنے سے مطمئن ہوجاتا "
" تہا - مینے **اکسفورڈ** یونیورسٹی مین جسقدر ترقی حاصل کی وہ صرف تین یا چار **لیٹن** فقرون "
" مین ہی محدود ہے - ابتدا مین چند ہفتہ تک مین متواتر اپنے اتالیق کے کمرے مین سبق "
" پڑہنے جاتا رہا - مگر چونکہ ان مین نہ تو مجہے کچہہ مزہ ہی آیا اور نہ کچہہ اُن سے فایدہ ہی حاصل ہوا "
" اسلئے مینے عذر پیش کرنیکا تجربہ کرنا چاہا - مگر میرا عذر ہنسی مین ٹالدیا گیا - مین نے پہر بہی عذر "
" زیادہ بے تکلفی سے پیش کیا - مگر وان "صدائے برخواست" کا ہی معاملہ درپیش رہا - اُس نے "
" نہ تو کوئی نقشہ میرے مطالعہ کے لئے تجویز کیا - اور نہ کوئی مشق ہی اپنے ملاحظہ کے لئے "
" مقرر کی اور اسطرح میری نوجوانی کے نہایت ہی قیمتی اور بیش بہا موسم مین دن - ہفتے اور "

"مہینے بدون کسی محنت یا مشغلہ اور بدون کسی عمدہ نصیحت یا بازپرس کے یون ہی گذر گئے"۔

دوسرا اتالیق جسکا نام ظاہر نہین کیا گیا ایک کم حیثیت آدمی تہا اور مسٹر گبن اسکی نسبت بیان کرتا ہے:-

"اتنا تو اُسے خوب یاد رہتا تہا کہ اُسے تنخواہ لینا ہے مگر اس بات کو ہمیشہ بہولے رہتا تہا کہ"
"اُسے ایک فرض بہی ادا کرنا ہے بجاے اسکے کہ وہ اپنے شاگرد کو مطالعہ کی ترغیب اور ہدایت"
"کرے اور اسکے چال چلن کا ہمیشہ نگران رہے - وہ کبہی کبہی لکچر مین نام کو بہی شریک ہوا اور"
"سواے ایک دفعہ اپنی خوشی سے شاگرد کے کمرے مین آنے کے کامل آٹہہ ماہ تک شاگرد"
"اور اتالیق رہے تو ایک ہی کالج مین - مگر ایک دوسرے کے حال سے بالکل اجنبی رہے!-"

اس غفلت کی وجہ سے نوجوان گبن سخت آوارگی کی حالت مین پڑ گیا - اور خلاف قاعدہ کالج سے اکثر غیر حاضر ہونے لگا - یہہ غیر حاضری نہ صرف خطرناک ہی تہی بلکہ زیر بار کرنیوالی بہی تہی اور جب وہ کالج سے بالکل الگ ہوا تو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ وہ ایک کرایہ کے مکان مین بطور ایک آزاد مسافر کے رہا ہے - جسنے نہ تو تہدید و تادیب کی کبہی آواز ہی سنی اور نہ کبہی روکنے والا ہاتہہ ہی دیکہا - بہرحال اسکا وقت ضائع ہوا - اسکے اخراجات بڑہ گئے - اور اسکے بیرونی چال چلن سے کسی کو کچہہ اطلاع نہ تہی وہ خود کہتا ہے کہ

"لازم تہا کہ میری نادانی اور آوارگی میرے بزرگون کو اور بہی توجہ دلاتی اور میری نازک عمر معمول سے بہی زیادہ تادیب و تہدید اور نگرانی کے سزاوار سمجہی جاتی"۔

اُسکے دل کی یہہ حالت تہی جب کہ وہ الٰہیات کی تحقیقات کی گہرائی مین بلا تامل کود پڑا - اور نتیجہ یہہ ہوا کہ اسے دفعتہً کالج چہوڑنا پڑا - اور اس سے اسکی ساری آیندہ زندگی اور قسمت پر بہت ہی اثر پڑا - اسکا اپنا بیان اس بڑے ہی ضروری واقعہ کے متعلق اسطرح ہے -

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

"مین بچپن سے ہی مذہبی مباحثون کا بڑا مشتاق تہا - میری غریب خالہ کئی دفعہ اُن معمون اور مہمل"

"عقدون کی وجہ سے سخت گہبرایا کرتی جنمین مَیں اپنا اعتقاد جمائے رکہنے کی کوشش کرتی تہی -"

"اور اسی شوقِ اشتیاقِ تحقیق کو آکسفورڈ یونیورسٹی بہی فرو نہ کرسکی تعلیم مین سُست اور بیکار رہنے کی"

"وجہ سے مین بدون سامان کے مباحثہ کے خطرناک اور پیچ در پیچ رستہ مین قدم بڑہانے لگا اور"

"سولہ سال کی عمر مین **رومن کلیسا** کی غلطیون نے مجہے گہبرانا شروع کیا اپنی تبدیلی مذہب"

"کی رفتار کا ذکر کرنے سے میری غرض صرف یہہ ہے کہ کم از کم میرے دل کی تاریخ بخوبی واضح ہو جائے"

"اور میری یہہ کیفیت اُس وقت سے شروع ہوئی جب کہ ڈاکٹر **مڈلٹن** کی آزادانہ تحقیقات سے"

"الٰہیات کی دنیا مین ایک زلزلہ ڈال دیا - کوئی شبہ نہین کہ مسلمہ معجزات کی حمایت مین بہت سی"

"سیاہی خرچ کی گئی اور بہتیرے دفتر سیاہ کئے گئے اور اس **دنگل** کے پہلوانون مین سے دو حمایتون"

"کو جو سب سے زیادہ کاہل اور کند فہم تہے **اکسفورڈ** یونیورسٹی کی طرف سے اعزازی تمغے عطا"

"کئے گئے - چونکہ **مڈلٹن** کا نام سخت غیر دلعزیز ہو رہا تہا اور اُسے اس جرم کے عوض سخت سزا"

"دیگئی اسلئے میرے دل مین قدرتی طور پر یہہ خواہش پیدا ہوئی کہ اسکی اور اسکے مخالفون کی"

"تحریرون کا اندازہ کرون - مگر اسکی دلیرانہ اور آزادانہ نکتہ چینی نے جو کفر کے درجہ تک پہونچ"

"گئی تہی میرے دل پر عجیب تاثیر پیدا کی - اسکی طرز کی پاکیزگی اور دلائل کی آزادی کے حملونکا"

"میرے دلی تعصب کی سپر نے منہہ پہیر دیا - اور مین ابہی تک ان مقدسون اور بزرگون کی"

"چال چلن بلکہ انکے نام کو بہی عزت کی نگاہ سے دیکہتا تہا - جنپر **مڈلٹن** نے سخت حملے کئے تہے"

"اور میرا یہہ سادہ اعتقاد بہی اسکی زبردست دلیل سے نہ ٹوٹا کہ معجزے کی قدرت کی بخشش عیسویت"

"کی پہلے چار پانچ صدیون تک **کلیسا** مین برابر جاری رہی:"

"مگر پہر بہی مین اس تاریخی شہادت کی کسطرح تردید نہین کرسکتا تہا - کہ اُسی زمانہ مین پوپ پرستی کے بکثرت جید چیدہ"

”مسائل کلیسا مین داخل کر لئے گئے تھے اور انپر عمل درآمد شروع ہو گیا تھا - میرا یہہ نتیجہ بھی کچھہ لغو نہ تھا کہ“

”معجزے صداقت کا امتحان ہین اور کلیسا کو پابند شرع اور ہر ایک آمیزش سے پاک و صاف رہنا لازمی ہے -“

”کیونکہ خدا کے ساتھہ اسکی ظاہری راہ و رسم برابر جاری رہتی ہے - عجیب و غریب قصے جنکی تصدیق معتقدان“

”بیسل - کری سوسٹم - آسٹین اور جیروم وغیرہ نے بڑی جرات کے ساتھہ کی ہے - مجھے مجبور کیا کہ“

”مجرد رہنے کا ثواب عظیم حاصل کرون - زاہدانہ زندگی بسر کرون - اور صلیب کے نشان - مقدس تیل اور“

”مورتون کا استعمال کرون - اور مقدسون سے امداد مانگنے - مردون کی بخشش کے لئے دعا مانگنے اور مسیح“

”کے جسم اور خون کی قربانی کے خطرناک راز پر جسکا عشاء ربانی کے وقت ظہور ہوتا ہے ایمان لاؤن“

اسکے ایک نوجوان دوست نے جو خود بھی انہین مسائل کا معتقد تھا اُسے یہ کتابین بہم پہونچائین اور وہ انکا مطالعہ کرتا رہا - مگر در اصل اس کے خیالات مین انقلاب زیادہ تر بوسویٹ کی دو مشہور کتابون کیتھلک تعلیم کی پردہ دری اور پراٹسٹنٹ کے تغیرات کی تاریخ کے انگریزی تراجم کے مطالعے سے ہوا اسکا بیان بوسوئٹ کی تصانیف کے متعلق اسطرح ہے -

”جب سے مینے گہری نظر سے متون دیکھی ہین اسوقت سے مجھے یہہ ظاہر کرنے مین ذرا بھی تامل نہین ہوتا کہ بلا شبہ مناظرہ کے“

”کل ہتھیار بوسوئٹ کے قبضہ مین تھے - اول الذکر کتاب مین مصنف بڑی ہنرمندی سے وسیع طور پر غور کرتا ہے اور اسکا“

”لہجہ صداقت اور سادگی سے مملو ہے دوسری مین گویا ایک سحر کار رہا ہے کہ جھوٹا سا بارہ سنگا کی صورت مین تبدیل ہو جاتا ہے“

”جسے دیکھتے ہی پیار کرنیکو جی چاہتا ہے - تاریخ مین وہ بڑی جرات کے ساتھہ تاک کر ہمارے پہلے رفارمرون کے تغیر اور تردید مین نقص“

”اور نادانیون پر معقول و منقول طور پر حملہ کرتا ہے وہ بڑی چالاکی کے ساتھہ ثابت کرتا ہے کہ متقدمین کے تغیرات مین انکی تاریخی غلطیون“

”کو نقصان مین چالانکہ کیتھلک کلیسا کی دائمی یکسانیت اسی سکو ناقابل خطا صداقت کی کسوٹی اور علامت ہے اسوقت جو میرے خیالات مین“

”انقلاب ہوئے مجھے یاد نہین آتا کہ مین کبھی عشاء ربانی مین مسیح کے فی الواقع جسم و خون کی حاضری پر اعتقاد رکھتا تھا مگر انجیل کے ان الفاظ“

”یہی یہہ میرا بدن ہے“ - مین ایسا گھبرایا کہ آخر کار بڑی حیص بیص کے بعد مین نہایت عجز کے ساتھہ مسیح کے بدن کی حاضری کا قائل ہو گیا“

مسٹر گبن نے مذہب کے بارے مین بہت ہی گردشین کہائین مگر آخر کار وہ مذہبی قیود سے بالکل آزاد ہو گیا- اسکی مذہبی تاریخ بہت ہی طول طویل ہے اور اپنی طرف سے اُسنے تفصیل کے ساتھہ کل واقعات بیان کرنے مین کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہین کیا- جیسے کہ اوپر بیان ہوا ہے وہ بہت ہی چھوٹی عمر مین الٰہیات کی تحقیقات مین مصروف ہوا او یہی وجہ تہی کہ اُسے قدم قدم پر نیا مذہب اختیار کرنا پڑا- جس کتاب کو وہ مطالعہ کرتا تھا عدم واقفیت کی وجہ سے اسکی تردید نہ کرسکتا اور بڑے عجز کے ساتھہ مصنف کے دلایل تسلیم کرلیتا- چنانچہ جب اُس نے پوپی کتابون کا مطالعہ شروع کیا تو اُسے رومی کلیسا کے اُس بڑے اصول نے فی الفور گھیر لیا جو انجیل شریف کی اس آیت پر مبنی ہے کہ "دیکھو مین ہمیشہ تمہارے ساتھہ ہون- اور دنیا کے انجام تک تمہارے ساتھہ رہونگا" رومی کلیسا والون نے اس آیت کے یہہ معنے کئے ہین کہ مسیح کے اس ہمیشہ ساتھ رہنے کے اظہار سے یہہ مراد ہے کہ جیسے وہ اپنے شاگردون کے ساتھ رہتا تہا ویسے آیندہ معتقدون کے ساتھہ اخیر تک رہیگا- یا یون کہو کہ کلیسا کے حکمرانون کو معجزے کی قدرت اور روح القدس عطا کی گئی ہے- اور انہین طاقت دی گئی ہے کہ وہ جو کچھہ انجیل شریف کے معنی کرینگے اس مین خطا اور سہو کو کچھہ بہی دخل نہوگا- صرف اسی سند پر رومی کلیسیا کے حکمران معجزے کی قدرت رکہنے کے مدعی تہے- اور اس دلیل پر وہ اپنے اقوال اور معانی کو خطا سے بری سمجھتے تہے- ڈاکٹر مڈلٹن نے پوپون کی انہین طاقتون اور قدرتون پر سخت حملے کئے تہے- اور اسنے صاف صاف ظاہر کر دیا کہ بہت سے گذشتہ فادر نادانیون اور بیوقوفیون کے پتلے تہے- اور اُسنے بڑی بحث اور پرزور دلیلون کے بعد صرف دو آلٹرنیٹیو رومن کیتھلک فرقہ کے لئے چھوڑے تہے- یعنے یا تو وہ یہہ قبول کرین کہ ابتدائی صدیون مین کلیسیا کے حکمرانون کو معجزے کی قدرت حاصل تہی

جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ پوپی انتظام جاری ہوا - اور اگر اس خوفناک نتیجہ کی وجہ سے اسے منظور نہین توپہر انہین تحقیقات کا ایک اصول ماننا پڑیگا جسکا آخر نتیجہ انجیل کے معجزات کے بالکل خلاف نکلیگا - ڈاکٹر مڈلٹن نے اس زور کے ساتہہ رومن کیتہلک فرقہ کو چار طرف سے گہیر لیا تہا کہ انکے لئے سوائے اِن دو راہون کے اور کوئی راستہ محاصرہ سے نکلنے کے لئے نرہا تہا مگر مسٹر گبن نے اول الذکر راہ سے نکلنا پسند کیا اور اسطرح ایک پکا رومن کیتہلک بنگیا - اور جب وہ مذہبی قیود سے نکل گیا تو اسوقت اُسنے آخر الذکر راہ مین سے گذرنا قبول کیا - غرض وہ دونون حالتون مین ڈاکٹر مڈلٹن کا معتقد ثابت ہوا -

مسٹر گبن کے مذہبی انقلابات پر کچہہ تعجب نہین آتا جب کہ یہہ دیکہا جاتا ہے کہ جس مذہب کا سراغ لگانے مین وہ مصروف ہوا وہ کیسا پیچ در پیچ رستون اور خطرناک نشیب و فراز سے بہرا ہوا تہا - بیشک ایک محقق مزاج آدمی حیران ہوتا ہے جبکہ وہ ایک طرف اپنے ارد گرد دور دور تک لوگون کو اس مذہب کا معتقد پاتا ہے اور دوسری طرف اسکے لاینحل معمون کو حل نہین کرسکتا وہ ایسے وقت مین اُن لوگون کی امداد ڈہونڈتا ہے جو اسکے رازون کو سمجہنے کا دعوے کرتے ہین مگر وہ سخت حیران ہوتا ہے جب وہ اُن دعوون کا اس نتیجہ پر خاتمہ دیکہتا ہے کہ "یہہ ایک راز ہے جو انسانی فہم کی رسائی سے باہر ہے" مسٹر گبن کا بہی اِن پیچ در پیچ رستون سے گذر ہوا اور وہ بہی جیسے کہ عام قاعدہ ہے الٰہی راز اور الٰہی اسرار کا معتقد ہوگیا - وہ بہی پوپون کو معجزون کی قدرت کا قابض سمجہنے لگا اور اِس اصول پر ایمان لایا کہ مسیح کا وعدہ بیشک اخیر دنیا تک انہی معنون سے پورا ہوگا -

جو ہین مسٹر گبن کی رومن کیتہلک مذہب سے تسکین خاطر حاصل ہوئی وہ لنڈن کے ایک پریسٹ کے پاس گیا اور پروٹسٹنٹ مذہب چہوڑ کر رومن کیتہلک بنگیا - پہر اُسنے اپنے باپ کو ایک

طول طویل چٹھی لکھی اور اسمین صاف صاف طور پر اپنے مذہبی انقلاب کا حال بیان کیا باپ یہہ چٹھی پڑھکر حیران اور غضبناک ہوا اور اُسے میگڈلین کالج سے واپس بلالیا - اور یہہ اُسکے لیئے بہت ہی اچھا ہوا کیونکہ اگر وہ اس کالج مین زیادہ عرصہ تک رہنے کا خواہشمند ہوتا تو بیشک اُسے اپنا مذہبی عقیدہ چھپانا پڑتا - اور یہہ اسکے چال چلن پر ایک بدنما دہبہ ظاہر ہوتا - کالج سے نکل کر وہ زیادہ سرگرمی کے ساتھہ نئے مذہب کے مطالعہ مین مصروف ہوا - یہانتک کہ اسکے باپ نے تنگ آکر لارڈ ایلیٹ کی صلاح سے اُسے وطن سے نکال کر لاسین واقع سوئٹزرلینڈ مین مسٹر پویلیئرڈ کے ہان جو پروٹسٹنٹ مذہب کی کالونی شاخ کا ایک خادم الدین تہا اس امید پر بہیج دیا کہ اسکی تعلیم اور تربیت سے نوجوان گبن کے خیالات راہ راست پر آجائینگے اور اسکی غلط فہمیان درست ہوجائینگی -

بیشک نوجوان گبن پر یہہ نقل مکان بہت ہی شاق گذری - کیونکہ میگڈلین کالج کے عالیشان اور آراستہ پیراستہ کمرون کے بجائے اُسے ایک تیرہ و تار کوچہ مین پرانے مکان کا ایک بہت ہی چھوٹا کمرہ ملا - جو نہ تو عمدہ وضع پر ہی تیار ہوا تہا اور نہ کسی قسم کی آراستگی کا فخر رکہتا - اور نہ لوگون کی ہی وان چندان آمد و رفت تہی - غرض نوجوان گبن ایک جنٹلمین کی حالت سے دفعۃً ایک غریب طالب علم کی حالت مین گرایا گیا - اسکے اخراجات بہت ہی کم کردیئے گئے - اور اُسے کوئی خدمتگار بہی نہ دیا گیا جیب خرچ کے لیئے اُسے بہت ہی خفیف سی رقم ملتی تہی - اور اِس غریبانہ مکان اور مفلسانہ گذارے مین نہ تو اُسے کوئی خوشی حاصل ہوسکتی تہی اور نہ اُسکے دلمین کوئی امنگ ہی پیدا ہوسکتی تہی - اسطرح وہ اپنے وطن اور اپنے کیتہلک دوستون سے جدا کردیا گیا - اور ایسی جگہہ رکہا گیا جسے اگرچہ وہ ابتدا مین پسند نہین کرتا تہا مگر انجام کار وان سے بہت کچہہ حاصل کرکے نکلا -

چونکہ وہ بالکل نوجوان تہا اسلیئے وہ بہت جلد اپنی نئی حالت کے ساتہہ مانوس ہوگیا۔ اور
مسٹر بیوبلیئرڈ نے بہی اسپر اسقدر مہربانی اور شفقت ظاہر کی کہ وہ اطمینان خاطر کے ساتہہ کیتہلک
مسایل پر بحث مین مصروف ہوئی۔ مسٹر گبن معقولی طور پر بحث کرنے سے نفرت نہین رکہتا تہا۔
اور عقلی دلائل کو حقارت کی نگاہ سے نہین دیکہتا تہا جو ہین عقل کو اُسنے دخل دیا وہین اسکا وہ
اعتقاد جو رومن کیتہلک مسائل پر تہا ٹوٹ گیا۔ گو مسٹر بیوبلیئرڈ نے اُسے نئے اختیار کیے
ہوئے اعتقاد کے ترک کرنے مین بہت کچہہ مدد دی اور اسکے کئی ایک سوالات کے کافی
وشافی جواب دیئے مگر خود مسٹر گبن نے اپنی سوچ سمجہہ سے زیادہ کام لیا۔ اور جون جون وہ
مسلمہ مسائل پر غور کرتا گیا دون دون انکے نقص اُسے خود بخود معلوم ہونے لگے اور آخر کار ۱۷۵۴ء
مین بڑے دن پر وہ رومن کیتہلک عقیدہ سے منہہ موڑ کر پہر پروٹسٹنٹ بنگیا۔ اور وہ ان
رازون اور معمون پر ایمان لایا جنہین پروٹسٹنٹ اور کیتہلک دونون تسلیم کرتے تہے مگر حق
تو یہہ ہے کہ اسکا دل عیسویت سے شکی ہوگیا تہا اور رومن کیتہلک عقیدہ ترک کرنیکے ساتہہ ہی وہ
اس قابل نرہا تہا کہ پہر پکا پروٹسٹنٹ بنے نہ صرف اسکی یہی وجہ تہی کہ رومن کیتہلک مسائل کی
غلطیون نے اسکا دل مکدر کردیا اور اسے سخت نادم کیا کہ وہ ایک ایسے لغو طریق کا پابند
ہورہا ہی بلکہ اسکی یہہ وجہ بہی تہی کہ وہ رومن کیتہلک ہونے سے پہلے پروٹسٹنٹ تہا اور جس مذہب کے
اُسنے رومن کیتہلک کے مقابلہ مین بیجد پایا تہا اب وہ اسکا خریدار کیون کرین سکتا تہا۔ اسمین کوئی شبہ نہین
کہ وہ مذہبی قیود سے کبہی آزاد نہوتا اگر کوئی اور مذہب سے مل جاتا۔ مگر چونکہ سوائے کیتہلک اور پروٹسٹنٹ
مذاہب کے کوئی اور مذہب اسکے پیش نظر نہ تہا اور ان دونون مین ہر اسنے تجربہ کر لیا تہا کہ وہ دونون مین سے کسی ایک کا
بہی معتقد نہین ہوسکتا اور ایک ہی اسکی تحقیقات کے لئے وسیع میدان بہم نہین پہونچا سکتا اسلیئے اُسنے دونونکو خیرباد کہا اور
بجائے الہیات مین وقت صرف کرنیکے وہ علمی فضیلت کی تحصیل مین مصروف ہوا۔ اور مذہبی جہگڑے چہوڑکر دنیاوی علوم کیطرف متوجہ ہوا۔

آدمی کی تحریر کے زیادہ دل چسپی سے پڑہی جاتی ہے - اور اس کا اثر خواہ وہ کسقدر نقص کیون نہ رکہتی ہو ایک عام تحریر کی نسبت خواہ وہ کس قدر مدلّل کیون نہو زیادہ ہوتا ہے - بیشک زمانہ نام کو دیکہتا ہے - اور آجکل تو سب نام کے ہی گرویدہ ہین - نہین تو اسکی کیا وجہ ہے کہ جو کلمات مسٹر گلیڈسٹون کے منہہ سے نکلین وہ تو "نقش بر سنگ" سمجہے جائین - اور وہی کلمے اگر کسی عام منہہ سے نکلین تو انہین ہنسی مین اڑا دیا جائے -

مگر زمانہ ایک پہلو سے حق پر ہی ہے - اُسنے ایک خاص **کسوٹی** رکہہ چہوڑی ہے یا یون کہو کہ اسنے ایک معیار مقرر کر رکہا ہے اور وہ اُسی کی بات کو تسلیم کر سکتا ہے جو اسکے معیار مین **پورا** اُترے - یہہ نہو تو آج ہر **کُندہ ناتراش** - ابن رشد - سقراط اور ہملٹن ثانی بننے کے لئے تیار ہے -

اِس قسم کے لغو دعودن کو توڑنے اور **ذٹلیات** کا قافیہ تنگ کرنے یا یون کہو کہ اچہی بُری تحریر مین تمیز کرنے اور سچے جہوٹے کی شناخت کرنے کے لحاظ سے ہی تو دنیا نے یہہ ضروری سمجہہ رکہا ہے کہ جبتک کسی کتاب کے ساتہہ اِسکے مصنف کے نمونہ زندگی کا فوٹو نہ کہنچا ہوا ہو تب تک وہ کتاب نقص سے خالی نہین سمجہی جاتی - خصوصاً - تاریخ کے معاملہ مین تو جب تک مؤرخ کے پورے حالات تفصیل کے ساتہہ واضح نہو جائین تب تک اسے اعتبار کا درجہ نصیب ہی نہین ہوتا -

علم تاریخ جسکی بنا سراسر فیکٹز پر ہے اور جسمین **تہیوریز** کو ہرگز دخل نہین اور نہ معترض کو **چنان** اور **چنین** اور **چون وچرا** کی گنجایش ہی مل سکتی ہے ہرگز گوارا نہین رکہتا کہ اسکا نام لینے والا کوئی گمنام شخص ہو یا ایسا ہو کہ اسکے پورے حالات زندگی سے پبلک کو آگاہی حاصل نہو - اور اگر کوئی عیار اپنا نام عمداً چہپا ہی رکہے - یا اتفاق سے

۱۲ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

یہہ ایک عام قاعدہ ہے کہ ہر ایک آدمی جو معمولی سطح سے زیادہ بلندی پر پہونچتا ہے دو قسم کی تعلیم حاصل کرتا ہے - ایک تو اپنے استاذ سے اور دوسری مطالعہ سے - مسٹر گبن کے استاذ نے بہی اُسے اُسی حد تک تعلیم دی جہانتک کہ وہ دے سکتا تھا اور بعد ازان اُسے مطالعہ کی ترغیب دی - پہلے تو وہ اپنے استاذ کے سامنے مقررہ وقت پر حاضر رہتا تہا اب وہ اپنی مرضی پر تعلیم پانے لگا جسوقت اسکا دل چاہتا کتاب کہول بیٹہتا اور جسوقت جی اکتا جاتا اُٹھہ بیٹہتا اُسے اب روکنے والا کوئی نہ تہا - مسٹر ہوبلیئرڈ گو اسکی نگرانی رکھتا تہا مگر ایسے شوقین طالب علم کو وہ کبھی زجر و توبیخ کرنیکا کب موقعہ پا سکتا تہا -

مسٹر گبن نے اب فرانسیسی - لاطینی اور یونانی زبان کا مطالعہ شروع کیا - اور لاطینی زبان مین مورخون - شاعرون - فصیح متکلمون اور فلاسفرون کی تصانیف پڑہنے لگا - یہانتک کہ سالسٹ اور پلاٹس کے زمانہ سے لیکر رومی سلطنت کے زوال کے دنون تک جسقدر بڑی بڑی تصانیف اسکے ہاتہہ آئین اُنپر اسنے عبور کر لیا - لاطینی سے گذر کر وہ یونانی علوم کی طرف متوجہ ہوا مگر ریاضی کی طرف اُسنے مطلق التفات نہ کی -

مسٹر گبن کا دل قدرتی طور پر عشق و محبت سے پاک و صاف تہا پہر بھی ساری زندگی مین اُسے ایک واقعہ اس قسم کا پیش آیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود علمی تحقیقات مین اسقدر مستغرق رہنے کی اور کبھی اس قسم کے نازک خیالات کا اظہار نہ کرنے کے اسکا دل محبت سے بالکل خالی نہ تہا - اور وہ اسطرح پر ہے کہ ایک کوہستانی گانو کریسی نامی مین جو صوبہ برگنڈی کو پینرڈی واڈ سے الگ کرتا ہے ایک فرانسیسی خادم الدین رہتا تہا - یہہ شخص ایک مفلس آدمی تہا اسکی ایک بیٹی مس کرکاڈ نامی تہی جو بڑی ہی خوبصورت اور دلفریب تہی - باپ نے اُسے سرسری طور پر تعلیم و تربیت ہی دی تہی مگر وہ ذاتی مطالعہ سے ایسی قابل اور لایق ہو گئی کہ باپ کو بھی اسکی علمیت اور فضیلت پر تعجب

۹ - نومبر سنہ ۱۹۱۸ء

اُسنے لگا اسکے اوضاع و اطوار سیدہے سادے مگر نہایت ہی پیارے معلوم ہوتے تہے - مسٹر گبن جب اُس سے دوچار ہوا تو اوسپر عاشق ہو گیا - اسکی علمیت - اسکی اوضاع اور اطوار نے اسکا دل قابو کر لیا اور وہ بڑی محبت کی نظر سے اُسے دیکھنے لگا - انہون نے ایک جگہہ بیٹھکر کئی ایک مضامین پر گفتگو کی اور مس کرکارڈ ہر ایک امتحان مین کامیاب ثابت ہوئی - اسکی زندہ دلی نے مسٹر گبن کو اور بہی گرویدہ کر لیا مگر صرف یہی ایک واقعہ ہے جو محبت کے متعلق مسٹر گبن کو پیش آیا - مسٹر گبن جب اپنے کمرہ مین تنہا ہوتا اور مطالعہ سے اسکا دل بہر جاتا تو وہ اسی کا وقت اس نازنین کی صورت یاد کرکے بہلا لیتا اور اس امید مین راضی رہتا کہ عنقریب اُس عالم اور فاضل نازنین کے ساتہہ اسکی شادی ہو جائیگی - مگر اسکی یہہ امید بہت جلد ٹوٹ گئی - کیونکہ جب وہ انگلینڈ مین واپس گیا تو اسکے باپ نے بیٹے کی تجویز کو ناپسند کیا - اور اسکی محبت اور دل لگاؤ کا کچھہ اندازہ نہ کیا - مسٹر گبن کو اس انکار سے سخت صدمہ پہونچا مگر کیا کرتا ناچار تہا - اور آخر کار اپنی قسمت پر شاکر ہو کر چپ رہگیا - وہ خود کہتا ہے کہ :-

"مینے اس انکار پر ایک عاشق کی طرح ٹہنڈی سانس بہری مگر ایک بیٹے کیطرح باپ کی اطاعت کی"

مگر وہ خوشنما کوہستانی پہول جسکا خیال اب اسنے بالکل ترک کر دیا ایک اور خوش نصیب شخص کے ہاتہہ لگا - یہہ خوش نصیب شخص جنیوا کا ایک دولتمند ساہوکار نکار نامی تہا جسکا بنک پیرس مین جاری تہا - اور مس کرکارڈ کے ہی یہہ مقدر مین تہا کہ وہ یکایک مفلسی اور تنگدستی کی تاریکی سے نکلکر دولت و مرتبہ کی روشنی مین آئے اور چاہ گمنامی سے نکلکر شہرت اور ناموری کے درجہ پر پہونچے - اسکا شوہر بعد ازان فرانس کا وزیر اعظم بنگیا اور فرانسیسی انقلاب کا لیڈر بنا - مگر قسمت مین پہر وہی ذلت اور خواری لکہی تہی جسمین وہ بتدریج عروج پر پہونچا تہا - سب تدبیرین الٹی پڑین اور آخر کار وہ "چاہ کن را چاہ درپیش" کا مصداق ہوا - مسٹر گبن کو معلوم ہوتا ہے اس مایوسی سے چندان غم نہین ہوا - کیونکہ اسنے اپنی ساری لائف مین پہر کہین ذکر نہین کیا کہ اُسے کبہی

اپنی پہلی محبوبہ کا خیال آیا ہو - واقعی وہ سرد مہر اور خود غرض تہا - وہ اِس راہ مین بہولے سے انکلا تہا - جہان سے باپ کے اشارہ پر وہ ایسا پہرا کہ پہر کبہی اُسطرف کا رخ بہی نہ کیا - کوئی شبہہ نہین کہ وہ ایسی نازنین عورت کے قابل نہ تہا - اور اگر اسکا رشتہ اسکے ساتہہ اتفاق سے گانٹہا ہی جاتا تو امید نہین کی جاسکتی کہ وہ ایک قدردان شوہر ثابت ہوتا - مگر مس کرکارڈ کو بہی زندگی کا کچہہ لطف نہ آیا - یا تو وہ ایکدم زمین سے آسمان چڑہگئی یا دفعتہً ایسی گری کہ تحت الثرےٰ مین جا پہونچی - اور کوئی شبہہ نہین کہ اگر وہ بجائے اس مال و دولت سے بہرے گہر کے کسی غریب گہر مین داخل ہوتی اور بجائے ایک امیر کے ساتہہ شادی کرنیکے کسی غریب گہر کا چراغ بنتی تو بیشک اسکی زندگی بدرجہا خوش کٹتی -

۱۷۵۸ء مین مسٹر گبن کو واپس انگلینڈ جانے کی اجازت حاصل ہوئی - پانچ سال کی محنت اور تعلیم و تربیت نے اُسے ایک عالم بنا دیا تہا اور اسکا دل علوم کا خزینہ بن رہا تہا - اب وہ انگلشمین نہین رہا تہا - نہ تو اُسکے خیالات ہی انگریزون کے ایسے رہے تہے اور نہ اسکی عادات و اطوار ہی انگریزی ڈہنگ پر رہے تہے - مگر وہ اب بہی بے معلوم طور پر اُس بڑے کام کے لئے تیار ہو رہا تہا جو اسکی شہرت اور ناموری کا موجب ہوا جب وہ سوئٹزرلنڈ سے روانہ ہوا تو اُسوقت فرانس مین لڑائی شروع تہی - مگر سوئٹزرلنڈ کے دو فوجی سپاہیون کی معیت کی ہمراہی مین جو ڈچ حکومت کے ملازم تہے وہ بدون کسی دقت اور تکلیف کے فرانس مین سے بحفظ و امان گذر گیا - اور بعد ازان نذرلینڈز اور ہالینڈ مین سے ہوتا ہوا انگلینڈ کو روانہ ہوا - اسکا باپ لنڈن مین اسکا انتظار کر رہا تہا - باپ نے اُسے بڑی خوشی کے ساتھ قبول کیا مگر وہ باپ کو ملتے ہی اپنی خالہ پورٹن کو ملنے چلا گیا - جہان وہ بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ قبول کیا گیا - اور رات بہر مختلف حالات بیان کرتا رہا جنہین اسکی خالہ بڑی دلچسپی کے ساتہہ سنتی رہی

مسٹر گبن جب سوئٹزرلنڈ مین تہا تو اسکے باپ نے دوسری شادی کر لی ہتی - اور یہہ واقعہ اسکی سخت گبہراہٹ کا موجب ہوا - اور اُسے فکر ہوئی کہ مبادا اسکی سوتیلی مان اُسے نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکہے - مگر اتفاق ایسا ہوا کہ اسکی گبہراہٹ بے بنیاد ثابت ہوئی - کیونکہ پہلی ہی ملاقات مین وہ ایک دوسرے کو محبت کرنے لگے اور ہمیشہ نوجوان گبن کی طرف سے اطاعت اور سوتیلی مان کی طرف سے شفقت ظاہر ہوتی رہی - اسطرح یہہ اہم کام بدون کسی کی امداد کے خودبخود ہی انجام پاگیا - اور مسٹر گبن کے تعصبات جو اُسنے اپنی سوتیلی مان کے خلاف دلمین پہلے سی پیدا کر رکہے تہے فی الفور دور ہو گئے - وہ خود کہتا ہے کہ -

"میری طرف سے تہوڑی سی پرہیز کے بعد ہم بہت جلد ایک دوسرے سے مانوس ہو گئے تو ہم مین الفت پیدا ہو گئی" -

والدین نے بہی مسٹر گبن کو اسکی اپنی مرضی پر چہوڑ دیا - اور یہہ اسکی مرضی پر منحصر تہا کہ جہان چاہے جاے - اُٹہے - بیٹہے - چلے - پہرے اور دل بہلاے - والدین کیطرف سے اُسے کسی صحبت مین شامل ہونیکی کوئی تاکید نہ کیگئی ہتی اور نہ اُسے کسی جگہہ جانے کی ممانعت ہی تہی اور اسطرح وہ تفریح و تفنن مین جہانتک کہ اسکا جیب خرچ اُسے اجازت دیتا مصروف رہتا - کئی دفعہ کوشش کیگئی کہ اُسے کسی خارجہ سفارت مین سکریٹری کے عہدہ پر بہیجا جاے - مگر یہہ کوشش ناکام رہی اُسنے لنڈن مین رہنے کا حال بڑا عجیب لکہا ہے چنانچہ وہ ذکر کرتا ہے کہ - برٹن کی دارالخلافت مین بہت سی تفریح کے سامان ہین جنمین ہر ایک شخص بلا روک ٹوک شامل ہو سکتا ہے - اور کیوری آسٹی سے بہری ہوئی آنکہہ کے لئے ہر وقت ایک تعجب خیز نظارا موجود ہی ہر ایک شخص اپنے مذاق کے موافق یہان دل بہلا سکتا ہے ہر ایک قسم کی سوسائٹی یہان موجود ہے اور جو کچہہ ایک انسان اپنی تفریح کے لئے آرزو کر سکتا ہے یہان مہیا ہے - مین کئی دفعہ تہیٹر مین گیا اور گیرک کا ایکٹرون کی حیرت انگیز اداون کا ملاحظہ کرتا رہا جو خوشی اور غمی کے کہیلون مین ایسی عمدگی سے اپنا پارٹ ادا کرتے تہے کہ دیکہنے والے محو ہوئے جاتے تہے -

اسمین کوئی شبہہ نہین که جس شخص کو نہ تو اپنی صحت کا ہی کچھہ خیال ہو اور نہ اُسے روپیہ اور سوسائیٹی کی ہی پرواہ ہو وہ بڑی آسانی کے ساتھہ شہری کہیل تماشون اور تفریح کے سامانون مین شامل ہو سکتا ہے اور اونکا حظ اوٹہا سکتا ہے - دوسرون کی نظیر سے کئی دفعہ میرا بہی جی للچا گیا - اور کئی دفعہ مین بہی وان آیا گیا مگر اچھی عادتین جو لاٹین مین مجھے قدرت نے عطا کی تہین مجبور کیا که مین کوئی اعلی درجہ کی سوسائٹی جس سے علمیت اور فضیلت کی بو آتی ہو اور جو میری ذہنی اور قلبی ترقی کو اور بڑہانیوالی ہو تلاش کرون اگر میرے والدین کو اسقدر دولت اور ثروت حاصل ہوتی که وہ سال بسال لنڈن مین آکر رہا کرتے تو اپنے گہر مین ہی مجھے اعلے درجہ کے لوگون کے ساتھہ واقفیت کرنیکا موقعہ مل جاتا مگر نہ تو قدرت نے ہی میری زبان مین یہہ طاقت دی تہی که مین کسیکو دل لبہانیوالی گفتگو سے اپنا بنا لیتا ہر ایک دروازے کو کہول سکتا اور ہر ایک دل مین جگہہ کر لیتا اور نہ مین نے اپنے طور پر ہی کسی سے یہہ فن سیکہا اور جب مین نے دنیا کا تجربہ سیکہنا شروع ہی کیا تو بڑی ہی دہیمی چال چلا - یہانتک که جسوقت بانڈ سٹریٹ مین گاڑیون کی کہڑاکہڑاہٹ سے ایک شور محشر بپا ہوتا تہا مین اسوقت اپنے گہر مین چپ چاپ اکیلے بیٹہے ہوئے کتاب کا مطالعہ کیا کرتا تہا اور جب موسم بہار کی آمد پر مین لنڈن سے روانہ ہوا تو اسقدر مخلوقات مین سے مین بدون کسی ایک کے ساتھہ آشنائی پیدا کرنے اور اسقدر عیش عشرت مین سے بدون کوئی خوشی حاصل کرنیکے جیسے گیا تہا ویسے ہی خالی ہاتہہ واپس آیا" - لنڈن کے شغلون اور دلفریب نظارون سے کنارہ کش ہوکر وہ بوریٹن مین اپنے باپ کے ہان آیا - یہان اُسے ایک دہقانی وضع کا مکان ملا جسکے متعلق بہت سی زمین تہی - اسکا باپ اس کل اراضی کا مالک تہا مسٹر گبن کو لنڈن سے بوریٹن مین آنے پر کچہہ بہی افسوس نہوا - یہان وہ لنڈن سے بہی زیادہ خوش و خرم تہا - اسکی خوشی

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

اور تفریح کے سامان صرف اسکی کتابین تہین - جہان اُسے کتابین میسر آتین اور مطالعہ کی پوری فرصت حاصل ہوتی وہی مقام اُسکے لئے خوشنما اور خوبصورت تہا - اراضی کا کل انتظام اُسکے باپ کے ہاتھ مین تہا اور گہر کا انتظام مس گبن کے سپرد تہا - جو بڑی دانائی اور سلیقہ کے ساتہہ ہر ایک امر خانہ داری کو سر انجام دیتی تہی - مسٹر گبن ہی شاید اپنے باپ کو اسکے کاروبار مین مدد دیتا - مگر اسکے باپ نے اُسے نہ تو اراضی کے علم سے ہی واقف کیا اور نہ اُسے ترغیب ہی دی - اسلئے نوجوان گبن یہان ہی کتابون کے مطالعہ مین مصروف رہا - اور اسکی ہمیشہ یہی خواہش رہتی تہی کہ عمدہ عمدہ کتابین منگائے اور انکا مطالعہ کرے -

بڑے قابل اور لایق انگریزی مصنفون کی اعلےٰ درجہ کی تصانیف پڑہ پڑہ کر اُس بڑے کام کے لئے تیار ہوتا رہا جو اُسکی مقدر مین لکہا جا چکا تہا - اور وہ خود بیان کرتا ہے "کہ ڈاکٹر رابرٹسن کی زبان مضمون اور خیالات سے میرے دل مین یہہ آرزو پیدا ہوئی کہ مین اسکے نقش قدم مین چلون اور مجہے توقع ہو گئی کہ ایک دن مین بہی اس قابل قدر مصنف کی تقلید مین قدم رکہونگا - مگر اُسکے دوست اور حریف **ہیوم** کے فلسفہ اور ناقابل تقلید خوبصورتیون نے کئی دفعہ ملی ہوئی خوشی اور مایوسی کے ساتہہ مجہے کتاب بند کر دینے پر مجبور کر دیا"

۱۷۶۱ء کے موسم بہار مین بڑی تامل او فکر کے ساتہہ اُسنے ایک فرانسیسی کتاب بہت ہی تہوڑی حجم کی شائع کی - یہہ کتاب اُسنے **لاسین** مین شروع کی تہی اور واپس آنے کے تہوڑی دیر بعد ختم کر دی جو کہ یہہ کتاب فرانسیسی لٹریچر کے متعلق تہی اسلئے براعظم پر تو اُسکی خوب شہرت ہوئی مگر انگلینڈ مین اُسنے کچہہ تاثیر پیدا نہ کی اور اسی وجہ سے اسنے بعد ازان اسکی دوسری اشاعت سے ہاتہ اٹہا لیا - اسی سال اسکے عادات اور مشغلہ مین ایک عجیب انقلاب پیدا ہوا جو یہہ تہا کہ اسکے باپ نے اور اوس نے وفاداری اور جان نثاری کے خیال سے ہمپشائر ملیشیا مین علی الترتیب میجر اور کپتان کے عہدے قبول کر رکہے تہے مگر یہہ

کسی کے گمان مین نہ تہا کہ ایک وقت آجائیگا جبکہ باپ تو اپنے کہیت کے کاروبار سے اور بیٹا مطالعۂ کتب کے کام سے ہٹائے جاکر اڑہائی سال تک ایسے کام مین مصروف رہنے پر مجبور ہوگئے جسے مسٹر گبن فوجی غلامی کی آوارہ زندگی کا لقب دیتا ہے۔ یہہ نیا پیشہ جو مجبورًا گبن کو گلے ڈالنا پڑا گو اسکی طبیعت کے خلاف تہا مگر فائدہ سے خالی نہ تہا۔ کیونکہ ایک طرف تو اس لائن مین انسیے اسکی وہ تنہائی پسندی اور گوشہ نشینی۔ جو اسکی ذاتی حیا اور خارجیہ تعلیم سے پیدا ہوئی تہی سوسائیٹی کے ساتہہ ملنے جلنے کی وجہ سے جاتی رہی۔ اور دوسری طرف یہہ فائدہ ہوا کہ اسے فوجی انتظام - جنگی تدابیر اور ملٹیری اصطلاحوں وغیرہ سے بخوبی واقفیت حاصل ہوگئی - اور اُسے فوج اور جنگ کے متعلق کل حالات کا علم ہوگیا - اور اس بات کی قدر اسے اسوقت معلوم ہوئی جبوقت کہ وہ رومی سلطنت کی تاریخ لکہنے بیٹہا -

جب ملک مین امن ہوگیا تو انکی رجمنٹ توڑدی گئی - اور اُسنے بڑی خوشی سے سپاہیانہ زندگی چہوڑکر پہر ایک عالمانہ زندگی اختیار کی - اب پہر مسٹر گبن باپ کے گہر مین گوشہ نشین ہوا اور کتابون پر عبور کرنے لگا - اسکا دل یہی چاہتا تہا اور اسوقت یہہ ایک عام رسم بہی سمجہی جاسکتی تہی کہ براعظم کا سیر کرے - مگر زیادہ تر شوق سیر کا اُسے اسلئے پیدا ہوا کہ وہ ایک دفعہ پہر لاسین مین جایا چاہتا تہا - جسے وہ کسی وقت بہی بہول نہین سکتا تہا - وہی مقام تہا جہان علم وفضل کی نزدبان پر چڑہنے کا اُسے موقعہ ملا - اور یہہ ایک قدرتی بات تہی کہ وہ محبت اور دلبستگی کے ساتہہ اُس مبارک مقام کو یاد کیا کرے - اور آخرالامر یہہ جوش اسقدر غالب آیا کہ اُسے انگلینڈ سے نکلنا ہی پڑا - چند ایک انٹروڈکٹری خطوط لیکر وہ ۱۷۶۳ء کے شروع مین پیریس کو روانہ ہوا اسکی کتاب نے فرانس مین اسکی شہرت تو پہلے سے ہی پیدا کررکہی تہی - اب انٹروڈکٹری خطوط نے اسکا مرتبہ اور بہی بڑہا دیا - اور اُسے اعلے درجہ کی سوسائیٹی مین شریک ہونیکا موقعہ ملا

صبح کو فلاسفر لوگ جس جگہہ جمع ہوتے تھے وہ بآسانی وان چلا جاتا اور عزت کے ساتھہ قبول کیا جاتا اور شام کو امرا کی مجلسون اور دعوتون مین بڑی خوشی کے ساتھہ شریک کیا جاتا - اسطرح اُسنے بڑی مسرت کے ساتھہ ۱۴ ہفتے اس بانکے اور خوبصورت شہر مین بسر کئے اور وہ خود کہتا ہے کہ اگر وہ دولتمند اور خود مختار ہوتا تو اپنا دائمی مسکن اُسی شہر مین قایم کرتا -

پیرس سے روانہ ہوکر وہ لاسین مین پہونچا - اور اسکے قدیمی دوست اُسسے بڑی خوشی کے ساتھہ ملے - اور اسبات سے بڑے خوش ہوئے کہ وہ انگلنڈ مین جاکر اُنہین نہین بھولا - اور پھر ایک دفعہ اُنہین ملنے آیا - اُسکے معزز استاذ کے تو مارے خوشی کے آنسو نکل پڑے - مگر باوجود استاذ کی اسقدر محبت اور دلبستگی کے - وہ اسکے کفایت شعار گہر مین فروکش نہوا - جہان سامان وغیرہ کی سخت قلت تھی - بلکہ مسٹر ڈی مینزری کے ہان مہمان ہوا جسکا ہوٹل ایسی عمدہ جگہہ پر واقع تھا اور جسکے ہان اسقدر اعلےٰ درجے کے مہمان اترا کرتے تھے کہ یورپ بہر مین کوئی ہوٹل اسکا ثانی نہین تھا - یہان اُسنے مسٹر ہالرایڈ کے ساتھہ ملاقات کی جو بعد ازان لارڈ شفیلڈ کے نام سے موسوم ہوا - اور اُسکا بڑا عزیز دوست بنگیا - اور اسیکی ہمراہی مین اُسنے اٹلی کا سفر طے کیا - لاسین مین جسقدر عرصہ وہ رہا - اور جسقدر لوگون کے ساتھہ اسکو ملاقات کرنیکا موقعہ ملا - ان سب مین سے ایک موقعہ بڑا ہی دلچسپ اور قابل ذکر اُسے پیش آیا - اور اسکی نسبت اسکا اپنا بیان ہے کہ -

"میری عزیز سوسائٹی جسمین مین بڑا خوش رہتا تھا پندرہ بیس کنواری لیڈیون کی تھی جو گو اعلیٰ درجہ کے خاندان سے نہ تھین مگر بڑی نیک اور شائستہ تھین - انمین سے جو سب سے بڑی تھی اسکی عمر قریبًا بیس سال کی تھی - اور ویسے سب کی سب آنکھون کو اچھی معلوم ہوتی تھین مگر دو تین نہایت خوبصورت تھین وہ قریبًا ہر روز کسی نہ کسی ایک کے گہر مین ضرور جمع ہوتین اور ہر ایک کے گہر مین جانے سے ذرا بھی نہ جھجکتی تھین - خواہ کسیکی ماں یا خالہ ہی دان کیون نہ موجود ہو انہین اجنبی ملک کے نوجوانون سے ملنے کی اجازت حاصل تھی - اور کسی جگہ جانیکی ممانعت نہین تھی -

انکی اپنی دور اندیشی - دانائی اور نیکوکاری پر یہہ منحصر تہا کہ وہ ہر ایک قوم کے نوجوان اُمیرون کو اپنی مجلس مین آنے دین یا خود انکی مجلسون مین جایا کرین - وہ ہنستی - گاتی - بجاتی - پتے کہیلتی اور ہنسی کے سوانگ بہرتی تہین - مگر باوجود اس قسم کی خوشیون اور بے فکر تفریحون مین شریک ہونیکے وہ اپنی عزت آپ کرتی تہین - اور اسلیئے دوسرے بہی انہین عزت کی نگاہ سے دیکہتے تہے یہانتک کہ آزادی اور نفسانی خواہش کے درمیان جو ایک مخفی سی حد ہے اُسے کبہی ایک لفظ - حرکت - جوش یا نظر سے پہاندنے کی کوشش نہین کی گئی تہی انکے دامن عصمت اور عفت پر کبہی کسی شبہ کا بہی داغ نہین لگا تہا - اور کوئی شبہ نہین کہ سوئٹزرلنڈ کے اوضاع واطوار کی معصوم سادگی کا یہہ ایک عجیب نمونہ تہا"

کامل گیارہ ماہ تک وہ لاسین مین رہا - اور بڑی خوشی کے ساتہہ دن بسر کرتا رہا - جب یہان کی تفریح سے اسکا جی بہر گیا تو وہ روما مین چلا گیا - وان جاکر اُسے پہلے پہل رومی سلطنت کی تاریخ لکہنے کا خیال پیدا ہوا - یہہ درست ہے کہ اسکا نخیتہ خیال اس کام کو شروع کرنے کا اسی وقت سے شروع ہوا مگر در اصل کئی سال پیشتر سے وہ اس راہ پر آنے کے لئے تیار ہو رہا تہا - چنانچہ وہ خود بیان کرتا ہے کہ مین ۱۷۵۱ء کے موسم گرما مین اپنے باپ کی ہمراہ مسٹر ہورس کے ہان جو ولٹ شائر مین رہتا تہا گیا - مگر مجہے اس مقام کی خوبصورتیون سے چندان خوشی حاصل نہوئی جسقدر کہ رومی تاریخ مصنفہ ایچرڈ کے مل جانیسے جو اتفاق سے ایک کتب خانہ مین میری نظر سے گذری - بیشک یہہ تاریخ نہایت علمیت کے ساتہہ لکہی گئی ہے - اور اسکی طرز عبارت اعلے درجہ کی ہے - قسطنطین کا عہد حکومت میرے لئے بالکل نیا تہا - اور مین اس مقام پر جہان گاتہہ لوگ دریاے ڈینوب پر پہونچے مستغرق ہو رہا تہا - کہ مجہے کہانے کی گہنٹی کی آواز سنائی دی - سو مین روح کی غذا کو بڑی دقت کے ساتہہ چہوڑ کر جسم کی غذا کی طرف متوجہ ہوا -

اسکے حالات پر روشنی نہ پڑے تو اسکی تحریر کو بھی اسی گمنامی اور تاریکی کے دریا مین بہا دیا جاتا ہے جسمین وہ خود ایسا غرق ہوا ہے کہ اُسکی لاش تک برآمد نہین ہوی

زمانہ کا یہہ رویہ کچھ بیجا نہین - زمانہ سند مانگتا ہے - جسکے پاس سند نہین اسکی تحریر و تقریر بھی قابل اعتبار نہین - یون ایک بات پر اعتبار کیسے ہو؟ جبتک یہہ ثابت نہ ہو جائے کہ جس منہہ سے نکلی ہی وہ جھوٹہہ سے آشنا نہین تھا - یا جس سر مین پیدا ہوئی ہے اسمین تحقیق وتدقیق کا مادہ بھرا ہوا تھا - یا جس شخص نے اسکا دعوے کیا ہے اُسے اسکے متعلق صحیح اسباب میسر تھے - نہین تو داستان **امیر حمزہ** کا مصنف یا **بستان خیال** کا راوی یا **گلیورس ٹریولز** کا مؤلف یا **ڈان کوئک زوٹ** کا راقم بھی چابک سوار مورخون کے شان دار جلوس مین **پانچوان سوار** بننے کا دعوے کر رہا ہے - انکی دُرگت بنے **تو کیسے**؟ اور اُن کے گدہون کو مورخون کے تیز رفتار اور چالاک گھوڑون سے الگ کیا جائے **تو کیونکر**؟

بیشک بیشک ایک واقعہ کی صحت کا امتحان کرنے کے لئے دنیا مین اس سے زیادہ اور کوئی کسوٹی نہین ہو سکتی کہ جو شخص اسکے وقوع مین آنیکا دعوے کر رہا ہے اسکی حالات زندگی کو نکتہ چین اور باریک بین نگاہ سے سیر کیا جائے - نہین تو اس فریب سے بھری ہوئی دنیا مین جہان ہر ایک شخص بجائے خود ایک راستباز اور صادق بنا پھرتا ہے - اور اپنے واہمات اور تخیلات کو واقعات کا درجہ دے رہا ہے - جھوٹے - سچے کی شناخت کیسے ہو؟ اور گذشتہ صحیح واقعات کا جو موجودہ اور آئندہ دنیا کے لئے نقصان سے بچنے اور فایدہ حاصل کرنے کے مجرب نسخے ہوتے ہین کس طرح پتہ ملے؟ -

یہہ مورخون کی چال چلن اور اوصاف پر نکتہ چینی کا فن سخت ضرورت کی وجہ سے ہی ایجاد ہوا کچھہ تفریح و تفنن کے لحاظ سے اسکی بنا نہین ڈالی گئی! **ایک قوم**

جب مین حمام مین ہیچا گیا تو تاریخ دنیا مصنفہ ناول کی دوسری اور تیسری جلدین بڑی تلاش کے بعد میرے ہاتھ آئین - انہین یونیورسل تاریخ بڑی وضاحت کے ساتھ لکھی لگہی ہے اور مین بہت جلد ہی عرب اور اونکے اتباع کے حالات مین محو ہوگیا - بعض نکتہ چینیون کی وجہ سے مجھے اصلی سرچشمون کا بھی پتہ لگگیا اور میرے دل مین خواہش پیدا ہوئی کہ اصلی کتابون کا مطالعہ کرون - چنانچہ سائمن او کلی نے جسکی تصانیف ہر طرح متون سمجھی جاسکتی ہین میری آنکھین کہولین اور مین ایک کتاب دیکھکر دوسری کتاب کی طرف متوجہ ہوا اور انجام کار شرقی تاریخ کا کل سلسلہ ترتیب وار میری نظر سے گذر گیا"

یہہ اسکا ابتدائی قدم اس سرزمین کی طرف تہا - اور کوئی شبہ نہین کہ تاریخ زوال سلطنت روما کی نردبان کا پہلا زینہ تہا - اور یہہ اسوقت کا ذکر ہے جبکہ اسکی عمر ابہی مشکل سولہ سال کی تہی - اس کمسنی مین قدرت اُسے ایک اہم کام کے لئے تیار کر رہی تہی اور کوئی شبہ نہین کہ گبن کے حالات مین یہہ واقعہ بڑا ہی تعجب خیز گذرا ہے ۱۶ سال کی عمر اور تاریخ کا یہہ شوق ! - بیشک قدرت اپنا منشا ایسے وسائل سے پورا کرتی ہے کہ انسان حیران رہجاتا ہے - پہلے پہل جب اُسے یہہ خیال آیا تو اُسکا ارادہ صرف شہر روما کے زوال کی تاریخ لکہنے ہی کا تہا مگر جب وہ زیادہ تحقیقات کرتا گیا تو بجائے شہر کے - کل سلطنت کیطرف اسکی توجہ مبذول ہوئی - اس خیال کی تکمیل کے متعلق اُسنے بہت سی کتابین دیکہین شروع مین اُسنے ٹیسیٹس - پلینی اور جووینل کی تصانیف دیکہین مگر پہر ایک دم آگسٹن تاریخ کے بحر ذخار مین کود پڑا - اور رفتہ رفتہ لاطینی اور یونانی متون تک پہونچا - قلم اسکے ہاتہہ مین رہتا تہا اور جابجا نوٹ کرتا جاتا تہا - اور اسطرح شہنشاہ ٹریجن کے وقت سے لیکر غربی قیصرون کے زمانہ تک اُسنے کامل تحقیقات کرلی - اور مختلف تاریخی واقفیت جو کہین کہین

سے اُسے حاصل ہوئی اُسنے نہایت عمدگی کے ساتھہ ترتیب وار جمع کرلی - زمانہ وسطی کی تاریخین
مین سے باسانی گذر کردہ اٹلی کے علم وفضل کے زمانہ تک پہونچ گیا اور رفتہ رفتہ چودہوین صدی
مین رُوما کے کھنڈرات تک بدون کسی جگہہ لغزش کہانے کے جا پہونچا - اور یہہ آخری باب
جو ضخیم تاریخ کا خاتمہ تہا کامل بیس سال کی محنت کے بعد انجام کو پہونچا - جو کتابین اُسنے
اس تصنیف کے متعلق خریدین انمین ایک تہوڈوسین کوڈ معہ شرح گاڈفری بہی تہا - اور
اسی سے مسٹر گبن کو بہت کچہہ مدد ملی - چونکہ انجیل شریف کی اشاعت اور کلیسا کی فتحمندی
قریب قریب رومی سلطنت کے زوال کے ساتھہ پیوست ہین اسلیئے مسٹر گبن نے انقلاب
عظیم کے بواعث اور نتائج پر بڑی غور کی اور عیسائی مصنفون کے تذکرون اور تصانیف
کا بت پرستون کی سچائی یا دشمنی کی نظرون کے ساتھہ مقابلہ کیا جو اونہون نے جدید
فرقون پر ڈالی تہین - یہودیون اور بت پرستون کی شہادتین - جو ڈاکٹر لارڈنر نے
جمع کی تہین اُسنے پیش نظر رکہین - الغرض جو کچہہ سامان رومی سلطنت کی تاریخ لکہنے
کے متعلق ضروری تہا مسٹر گبن نے جمع کیا اور یہی وجہہ تہی کہ اسکی تصنیف کو اسقدر شہرت حاصل
ہوئی -

رُوما سے روانہ ہوکر مسٹر گبن نیپلز کو روانہ ہوا اور وہان کی سیر کرکے پہر گہر کی طرف
اُسنے رخ کیا جہان وہ ماہ جون ۱۷۶۵ء مین پہونچگیا - قریباً ۵½ سال تک وہ گہر مین رہا اور
اسقدر عرصہ اسکی زندگی کچہہ بے لطفی مین کٹی - اسکے باپ نے فوجی ملازمت سے استعفا
دیدیا تہا اور اب وہ ملیشیا رجمنٹ کا میجر اور لفٹنٹ کرنل کمانڈنٹ مقرر ہوا - مگر ہر سال وہ
اس سوسائٹی سے جو اُسے عہدہ کی وجہ سے ملی تہی - کبیدہ خاطر ہی ہوتا گیا - اور آخرکار تنگ
آکر ۱۷۷۰ء مین اُسنے فوجی لائین کے ساتھہ بالکل قطع تعلق کردیا -

اس عرصہ مین اسکا ایک دوست مقام **لاسین** سے اُسے ملنے آیا - اسکا نام مسٹر ڈیورڈن تہا - یہہ ایک نوجوان شخص تہا اور علم دوست ہی تہا - مسٹر گبن جو کنج تنہائی مین گہبرا رہا تہا اس غیر مترقبہ ملاقات سے نہایت ہی خوش ہوا - اور کئی ہفتے اسکے ساتھہ علمانہ گفتگو کرتا رہا - وہ خود بیان کرتا ہے کہ "ہماری گفتگو قلبی اور ذہنی قوا کے لئے ایسی مفید اور دلچسپ ہوا کرتی تہی کہ اگر مین اس عزیز اور عالم دوست کے ساتھہ کسی ویرانے یا قیدخانہ مین ہی ہوتا تو واقعی بڑا خوش رہتا" موسم سرما مین مسٹر گبن لنڈن چلا گیا اور وہان اُسنے بہت سے آشنا پیدا کرلئے چند ایک سیاحون کے ساتھہ ملکر اُسنے ایک کمیٹی موسوم بہ "**رومن کلب**" قایم کی جسکا جلسہ ہر ہفتے ہوا کرتا تہا - مگر اس قسم کی تفریحون مین اُسے یکایک اس فکر نے آگہیرا کہ وہ اس جوان عمر مین بہی کوئی کام نہین سیکہا اُسنے دیکہا کہ اسکے ہمعصر دولت اور عزت حاصل کرتے جاتے ہین - اُنہون نے اپنے مکان بنا لئے ہین اور شہرت اور ناموری حاصل کی ہے - مگر وہ ابہی تک دوسرے کے گہر مین گمنام ہی ہے - اسکے معاصرین نے تو شادیان بہی کی ہین مگر وہ ابہی تک مجرد ہی ہے - اور ایک ہی حالت پر ساکن ہے - اُسے افسوس ہوا کہ کیون اُسنے مناسب وقت مین قانون یا تجارت کا پیشہ اختیار نہ کیا یا کسی سول آفس مین ملازمت اختیار نہین کی یا ہندوستان کی مہم پر نہین چلا گیا - یا کم از کم کسی گرجے کی بے غل و غش اور ٹانگ پہ ٹانگ رکہکر سوئے رہنے کی زندگی اختیار نہین کی - اُسے خیال آیا کہ اگر اُسنے مناسب وقت مین کوئی پیشہ سیکہا ہوتا تو آج وہ ایک دولتمند ہوتا اور بجائے ایک خفیف سی وظیفہ کے جسمین گاہے گاہے زیادتی ہوا کرتی تہی اپنی کمائی ہوئی دولت خرچ کرسکتا اور خوشی کے ساتھہ زندگی بسر کرتا - گہر کی حالت دیکہکر اور یہہ معلوم کرکے کہ انکی کاروبار کس حال پر چل رہی ہین اُسے اور بہی قلق ہوا - اور اسی تردد پیدا ہوا کہ وہ پیری مین تو کوئی ورثہ اور نہ اپنے ہاتھہ کی محنت کا ثمرہ ہی اپنی دستگیری کیلئے موجود ہوگا -

اس خیال نے اُسے یہانتک گھبرایا کہ آخر کار جب اُسکا دوست مسٹر ڈیورڈن انگلینڈ مین اُسے ملنے اور اسکی حالت سدھارنیکے لیے آیا تو اوسنے کئی امور متعلقہ کاروبار پر اسکے ساتھہ بحث کی جسمین دونون کا فائدہ متصوّر تھا سلطنت روما کے زوال کی تاریخ لکھنے کی پہلے تجویز درپیش ہوئی مگر دونون مین سے کسی کا حوصلہ اسکو سردست شروع کرنے کیلیے نہ پڑا اور آخر کار سوئٹزرلنڈ کے انقلاب کی تاریخ لکھنے کا ارادہ قرار پایا - اس تاریخ کو اُسنے اپنے دوست کے ساتھہ ملکر لکھنا شروع کیا مگر کتاب کی کچھہ چندان قدر نہوئی اور مصنفون کا حوصلہ بجائے بڑہنے کے کسی قدر پست ہوگیا - اس کتاب کی صرف دو جلدین ہی شائع ہوئین اور تیسری کے شائع ہونیسے پہلے اسکا دوست سر رچرڈ ورزلے کے ماتحت ملازم ہوکر چلا گیا -

۱۱ بعد ازان مسٹر گبن نے ایک اور کتاب تصنیف کی جسمین ڈاکٹر وار برٹن پر سخت حملے کیے تھے - یہانتک کہ ایک عرصہ کے بعد اسے اُس سختی کے ساتھہ بزدلانہ حملہ کرنے کی وجہ سے اپنے آپ کو ہی ملامت کرنا پڑی - اسمین کچھہ کلام نہین کہ علمی دنیا مین اس کتاب کی کچھہ قدر ہوئی کیونکہ اسمین ایک دہی قصے کی تردید تھی - مگر چونکہ اس قصہ کو ایک عرصہ سے دنیا نے تسلیم کر رکھا تھا اور کبھی کسی کو اسپر جرح قدح کرنیکا خیال پیدا نہین ہوا تھا - اسلیئے عام طبائع نے اُسے پسند نہ کیا - اور طرز تحریر بھی چونکہ سختی مین اعتدال سے بڑہی ہوئی تھی اسلیئے خود مسٹر گبن کو بھی اپنے کیے پر پشیمان ہونا پڑا -

۱۷۷۰ء مین مسٹر گبن کے والد نے وفات پائی آخری زندگی مین اسکی مالی حالت کسیقدر کمزور ہوگئی تھی - مگر اسمین کچھہ شک نہین کہ وہ اپنا نام بڑی عزت کے ساتھہ پیچھے چھوڑ گیا - اسکے عادات - اوضاع و اطوار بہت ہی پسندیدہ تھے اور اسکی

گفتگو دل بہانے والی تہی - عمر بہر مین اسکے چال چلن پر کبھی حرف نہ آیا تہا - اور جب تک وہ زندہ رہا اسنے اپنے معاملات کو بڑی خوش اسلوبی سے نبا ہا - اسکی تعلیم بشپ ٹوری رنگ مین کی تہی - مگر اسکے خیالات لبرل تہے - اور جب کبہی اُسے اپنی رائے ظاہر کرنے کا موقع ملا تو ٹوری تعصب سے اُسنے ہرگز کام نہ لیا -

باپ کی وفات کے بعد مسٹر گبن بڑی مشکلات مین پہنسا اور کامل دو سال تک جائداد وغیرہ کے متعلق کاروبار مین مصروف رہا - مگر دور اندیشی اور کفائت شعاری سے وہ جلد فارغ البال ہوگیا - اور بڑی آسودگی کے ساتھہ رہنے لگا - اس عرصہ مین اُسنے بہت سے آشنا پیدا کر لئے اور بہت سی کتابین خرید لین - اور ہر ایک فشنیبل کلب کا ممبر بنگیا - ہر ایک جلسہ مین جایا کرتا اور عقلی - ذہنی - قلبی ترقی کا فائدہ حاصل کرتا - اب اُسے وہ سوسائٹی مل گئی تہی جو اپنے زمانہ مین بینظیر تہی - اور کوئی شبہ نہین کہ اس صحبت نے اُسے بہت ہی فائدہ بخشا -

جوہین اُسنے اپنے معاملات سے فارغبالی حاصل کی اور نئے مکان مین آباد ہوا - اُسیوقت اُسنے تاریخ کی پہلی جلد لکہنی شروع کردی - شروع مین اُسے بڑی دقت پیش آئی - یہانتک کہ زوال سلطنت کا صحیح - سنہ - دیباچہ تقسیم ابواب اور مضامین کی ترتیب کا عرصہ تک اُسے کچہہ پتا نہ لگا - اور اسقدر گہبرایا کہ کئی دفعہ سات سال کی محنت ملیامیٹ کردینے پر آمادہ ہوگیا - اسمین کوئی شبہ نہین کہ مصنف کی طرز عبارت اسکے دل کی تصویر ہوا کرتی ہے - مگر زبان کی پسندیدگی اور تاثیر مشق سے حاصل ہوتی ہے - اور مسٹر گبن نے بڑی آزمایش اور تجربہ کے بعد ایسی طرز عبارت اختیار کی کہ نہ تو وہ تاریخی خشک طرز ہی تہی اور نہ زیادہ فصاحت و بلاغت سے ہی بہری ہوی تہی

تین دفعہ تو اُسنے پہلے باب کی اصلاح کی اور دو دفعہ دوسرا اور تیسرا تیار کیا - اور اسقدر غور وتامل کے بعد اسکا اطمینان ہوا - مگر بعد ازان اُسے کچھ بھی دقت پیش نہ آئی - اور وہ برابر ثابت قدمی کے ساتھہ لکھتا چلا گیا - بعض بعض واقعات مسٹر گبن نے زیادہ وضاحت کے ساتھہ بیان کیئے ہین اور اکثر جگہہ طوالت سے بہی کام لیا ہے چنانچہ وہ خود کہتا ہے کو پندرہوان اور سولہوان باب نظر ثانی کرنے کے وقت بہت کچھ مختصر کیا گیا اور اس سے بھی زیادہ مختصر ہو سکتا ہے -

پہلی جلد فروری ۱۷۷۶ء مین شائع ہوئی - اور دوسری اور تیسری اپریل ۱۷۸۱ء مین اور آخری جلدین مئی ۱۷۸۸ء مین - اور اس مہینے کی آٹھوین تاریخ کو اُسنے بڑا جلسہ کیا اور اپنے دوستون مین بیٹھکر کام کے انجام تک پہونچنے کی خوشی منائی - اُسوقت اسکی عمر ۵۱ سال کی ہتی -

وہ بیان کرتا ہے کہ اُس کتاب کی تیاری مین نہ تو مجھے شہرت حاصل کرنیکی خوشی تہی اور نہ حقارت اور نفرت کی ہی کچھہ فکر ہتی - میرا ضمیر ہی میرا رہبر تہا - کوئی شبہ نہین کہ تاریخ کا مضمون بڑا ہی ہردلعزیز اور عام ہے - مگر مینے بڑا مشہور مضمون انتخاب کیا تہا روما کے نام سے سکول کا ہر ایک طالب علم آگاہ ہے - اور ہر ایک سٹیٹسمین بہی اسکے حالات سے واقف ہے - اور ما سوا اسکے مینے عالمانہ تصانیف سے بہت کچھہ اخذ کیا تہا - اور میرا دل بڑا ہی خوش تہا - اور مجہے یقین واثق تہا کہ میری تصنیف روشنی کے زمانہ مین بدون کسی تامل کے قبول کیجائیگی اور مقبول عام ہوگی -

پہلی جلد جس وقت شائع ہوی تو اُسے پوری کامیابی حاصل ہوی - علمی دنیا مین اسکا بڑا چرچا ہوا اور مصنف کی امیدین بر آئین اور محض اس حوصلہ پہ دوسری اور

پنجاب گزٹ سیالکوٹ

تیسری جلدین فی الفور تیار ہوگئین - اور بلا تردد شائع بہی کردی گئین - مصنف کو ہر طرف
سے مبارکباد کے خط آنے لگے مگر تہوڑی دیر بعد پندرہوین اور سولہوین باب پر
اعتراضون کی بوچہاڑ پڑنے لگی - اور اسکی وجہ صرف یہہ تہی کہ مصنف نے اپنا سارا زور
خرچ کرکے نیبسویت کے اصولون پر بحث کی تہی - دنیا کو جو مسیحی دین کی معتقد تہی
اسپر ایسی نکتہ چینی ناگوار گذری - مگر اوسمین شبہ نہین کہ مسٹر گبن کے عجیب اور لطیف
شائل پہ لوگ قربان ہوگئے اور اُسے اسقدر جرات حاصل ہوگئی کہ وہ لگا تار کتاب
لکہتا گیا اور آخر کار اُسے انجام تک پہونچایا - آخری جلدین اُسنے لاسین مین لکہین
اور اسی جگہہ کتاب کو ختم کیا - وہ خود بیان کرتا ہے کہ "۲۷ - جون کو گیارہ اور بارہ بجے
رات کے درمیان آخری صفحہ کی آخری سطرین میری قلم سے نکلین - اسوقت مین باغ
بیٹہا ہوا تہا جو میری رہائیش کے مکان سے متصل تہا - قلم میز پر رکہکر مین باغ مین چہل قدمی
کرنے لگا - اور جہیل اور پہاڑ کے نظارے کے مزے لوٹنے لگا - ہوا نہائت خوشگوار تہی -
آسمان صاف تہا - چاند کا عکس پانی پر پڑ رہا تہا - اور تمام مخلوقات چپ چاپ تہی - جو مین
مجہے سخت محنت سے فراغت اور شہرت حاصل کرنے کا خیال آیا - مین مارے خوشی کے جامہ
مین نہ سماسکا - مگر تہوڑے ہی عرصہ مین میری وہ خوشی اُداسی سے بدل گئی - اور مجہے
اس خیال نے آگہیرا کہ میرا مرغوب خاطر کام ختم ہوگیا ہے اور گویا میرا ہمدم اور دلی رفیق
مجہسے جدا ہوگیا ہے اور اگرچہ میری تاریخ کو شہرت حاصل ہوگی مگر مورخ کی لائف نہایت
مختصر اور خشک سی ہوگی - اس تاریخ کا مسودہ سوائے میرے کسی اَور شخص نے نہین دیکہا -
صرف پرنٹر اور مصنف تک ہی محدود رہا - اور اسلئے اسمین جسقدر خوبیان یا نقص ہین وہ
سب میرے ہی ہین - اور نہین کسی اَور کا حصہ نہین"۔

پنجاب گزٹ سیالکوٹ

مسٹر گبن کی تاریخ پر جیسے کہ معمول ہے بہت کچھ جرح قدح ہوئی - مگر آخر کار اسے نہایت مفید مطلب اور کارآمد تاریخ سمجھا گیا - روما کی تاریخ زوال اب تک تاریکی مین پڑی ہوئی تھی اور صرف مسٹر گبن کی محنت اور جانفشانی سے اسپر روشنی پڑی - اسنے واقعات کو بڑی ترتیب کے ساتھہ جمع کیا اور رومی سلطنت کے کھنڈرات تک پہونچنے والے کے لئے ایک سیدھی اور صاف راہ تیار کی - اسکے سٹائل پر لوگون کو اعتراض ہے اور وہ یہی ہے کہ مسٹر گبن نے اُسے ادق بنانے کی کوشش کی - یہانتک کہ اگر کوئی شخص اسکی تقلید کرنا چاہے تو اولا تو وہ مشکل کامیاب ہی ہو سکتا ہے اور کامیاب ہوا بھی تو تعریف مشکل حاصل کر سکتا ہے - عیسویت پر اسکے حملے بھی گو اچھی نگاہ سے نہین دیکھے گئے مگر واقعات کے لحاظ سے پسند کئے گئے ہین اور وقت کی کلیسائی حالت کا پورا پتہ دیتے ہین - مگر مسٹر گبن نے میدان مین نکلکر عیسویت پر حملے نہین کئے - اسنے سٹائل ہی اس قسم کا رکھا ہے کہ واقعات بیان کرتے ہوئے مخفی چوٹین لگائے جاتا ہے - اور قدم قدم پر چٹکیان لیتا جاتا ہے - اور اسکی وجہ صرف یہہ تھی کہ دنیا اسکے خیالات کی قدر کرنے کے لئے تیار نہ تھی اور اُسے فکر تھی کہ اگر دین عیسوی پر اُسنے زیادہ صاف اور واضح طور پر حملہ کیا تو اسکی کتاب لوگون کی نظرون سے گر جائے - چنانچہ وہ خود بیان کرتا ہے کہ اگر مجھے یہہ معلوم ہوتا کہ بکثرت انگریزی ناظرین دلی جوش اور محبت کے ساتھہ عیسویت کے نام اور سایہ کو پیار کرتے ہین اور عالم لوگ بھی مذہبی تاریکی سے آزاد ہونے کی خواہش نہین رکھتے تو مین ان دو بابون کو اور زیادہ نرم کر دیتا - اور اسطرح اپنے دشمنون کی تعداد کم کرکے کئی ایک دوست پیدا کر لیتا "

جسقدر اعتراضات مسٹر گبن کی کتاب پر ہوئے - اسنے انکی جواب کی کوشش نہ کی

99619

اور بالکل خاموش رہا - مگر جب مسٹر ڈیوس نے بجاے مسٹر گبن کے دین پر اعتراض کرنے کے اُسے بد دیانتی کا الزام دیا تو مسٹر گبن سے نہ رہا گیا مگر اس مین بھی اسکے دوستون نے جنکی راے کی وہ دل سے قدر کرتا تہا اسکے ساتھہ اتفاق راے ظاہر کیا اور اس کی کامیابی پر اُسے مبارکباد دی -

پہلی جلد کے شائع ہونے سے کچھ ہی عرصہ پیشتر مسٹر گبن پارلیمنٹ کا ممبر ہوگیا - مگر یہہ وہ نازک وقت تہا جب لارڈ نارتھہ وزیر اعظم امریکہ کے ساتھ تنازعہ مین مصروف ہو رہا تہا اور ہوس آف کامنز مین کوئی تو اسکا مزاحم ہو رہا تہا اور کوئی اسکے ساتھہ اتفاق راے کر رہا تہا مسٹر گبن چونکہ تسکل پسند تہا اور اسکی تقریر بھی تحریر کی طرح سلیس نہین ہتی اسلیئے وہ ایک عام سپیکر نہ بن سکا مگر پہر بھی مسٹر ڈیرن اٹارنی جنرل کی سفارش سے وہ محکمہ تجارت کا لارڈ کمشنر مقرر ہوگیا اور اسطرح اسے ۸۰۰ پونڈ سالانہ کی زاید آمدنی ہوگئی - جب پارلیمنٹ برخاست ہوئی تو وہ بھی اپنی جگہہ سے الگ ہوگیا - اور اَور جگہہ کی فکر کرنے لگا اِس واقعہ سے کچھہ دیر پہلے اُسنے گورنمنٹ فرانس کے خلاف فرانسیسی زبان مین ایک اشتہار تیار کیا جو یورپ کی کل سلطنتون کے پاس بہیجا گیا - اور نہایت درجہ پسند کیا گیا اسکی طرز ادا پاکیزگی کی بڑی تعریف ہوئی - اور اسکا یہہ اثر ہوا کہ جب جنرل الکشن شروع ہوا تو لارڈ نارتھہ نے ایک شہر کی طرف سے اسکی ممبری کی سفارش کی - جہان وہ تین سال تک رہا اور بعد ازان وہ اپنی زندگی بسر کرنے کے لئے ایک اور تدبیر سوچنے لگا -

اُسکے دوست ڈیورڈن نے اُسے لاسٹین مین بلا بہیجا اور یہہ بھی لکھا کہ اسنے ایک عمدہ جگہہ پر مکان لے رکھا ہے جسمین ہر طرح کی آسائش مل سکتی ہے - مسٹر گبن کو چونکہ اپنے دوست کے ساتھہ بڑی محبت تہی اُسنے اس موقعہ کو غنیمت سمجہا - اور اسکے پاس چلا آیا - فی الحقیقت جیسے کہ اُسکے دوست نے اسے یقین دلایا تہا مکان نہایت عمدہ جگہہ پر واقع تہا - اور مسٹر گبن امید سے بڑہکر خوش ہوا - چونکہ مکان وغیرہ تو اسکے

دوست کا تہا اسلئے بالائی خرچ مسٹر گبن نے دینا منظور کیا اور دونو اسقدر محبت اور پیار سے

دن بسر کرتے تہے کہ جب تک وہ دان رہے ایک دفعہ بہی انمین رنجش پیدا نہوئی۔

چار سال تک وہ لاسین مین رہا۔ اور تاریخ ختم کرنے کے بعد وہ اسکے طبع کرانے کے لئے اور نیز

اپنے دوستون اور خصوصًا لارڈ شفیلڈ سے ملنے کے لئے لنڈن مین آیا۔ یہان لارڈ شفیلڈ اسکے ساتہ

بڑی محبت اور تواضع سے پیش آیا۔ اور لارڈ ناتہہ بہی جو اب حکومت سے الگ ہو رہا تہا اس کی

بڑی عزت اور خاطرداری کی قریبًا ایکسال تک وہ لنڈن مین رہا۔ اور پہر ۱۷۸۸ء مین لاسین

مین چلا آیا۔ اسکی غیر حاضری مین اسکا مکان خراب حالت مین پڑا ہوا تہا۔ اور زیادہ تر رنج کی یہہ

بات تہی کہ اسکا دوست ڈیوردٹن بستر بیماری پر لیٹا ہوا تہا۔ جس سے وہ پہر اُٹہہ نہ سکا۔ اور مسٹر گبن

کو اس وفات سے سخت صدمہ پہونچا مگر جلد اسنے ایک اور خاندان کے ساتہہ دوستی پیدا کر لی۔ اور

اسطرح تفریح کا موقع نکال لیا۔ ۱۷۹۱ء مین لارڈ شفیلڈ اسکے ملنے آیا۔ اور وہ بیان کرتا ہے کہ مسٹر گبن

کا مکان نہایت عمدہ جگہہ پر واقع تہا اور صحت اور تفریح کے لحاظ سے لاسین شہر مین اول درجہ کا مکان

تہا۔ لارڈ شفیلڈ اور مسٹر گبن عرصہ تک خوشی سے دن بسر کرتے رہے اور آخرکار ۱۷۹۳ء مین بوجہ لیڈی

شفیلڈ کے وفات پانیکے اُسے انگلینڈ میں آنا پڑا۔ یہان وہ بالڈیٹس اور عالم آدمیون کی مجلس مین انیکے جانے

لگا۔ اور ماہ نومبر کے شروع تک خوشی خوشی دوستون کے ساتہہ بے تکلف مجلس کا حظ اٹہاتا رہا۔ مگر نومبر کے

شروع ہوتے ہی اُسنے اپنے دوست شفیلڈ سے اپنی بیماری کا حال بیان کیا۔ جسمین ۱۷۶۱ء سے وہ مبتلا تہا

مگر آجتک کسی دوست کو اسکی اطلاع نہیں دی تہی۔ اب چونکہ بیماری زور پر تہی اسلئے اُسنے زیادہ اخفا

مناسب نہ سمجہا اور دوست کی مشورہ سے سرجن کا علاج شروع کیا۔ سرجن نے متواتر عمل کئے جن سے اسے

کسیقدر تسکین حاصل ہوئی اور صحت کی امید ہوگئی مگر وہ بہت ہی کمزور ہو گیا اور اسکی بہوک بہہ مطلق بند ہوگئی

اور آخرکار ۱۶ فروری ۱۷۹۴ء کو دن کے ایک بجے وہ ۵۷ سال کی عمر مین اس جہان فانی سے

اور لاریب ایک ہی قوم کو اس مفید اور کارآمد ایجاد کا فخر حاصل ہے - اور وہ قوم
اہل اسلام قوم ہے ! - آج یورپ والون نے خواہ اِس بنا پر کسقدر شان دار عمارت
کیون نہ بنالی ہو مگر اِس بات کو تو وہ بہی فخر کے ساتہہ مانتے ہین کہ اِس کے بانی
اہل اسلام ہی ہین - اور انہین کی بدولت یہہ نعمت غیر مترقبہ یورپ والون کو نصیب ہوئی
اِس یورپ کیون ؟ دنیا بہر کی محسن قوم نے سخت ضرورت کے وقت اِس فن کو ایجاد کیا
اور وہ یہہ ہتی کہ انہین اپنی صحیح مذہبی تاریخ لکہنی ہتی - اور یہہ خیال ایسے وقت مین پیدا
ہوا جب کہ کل دنیا کی مذہبی تاریخین ایک تاریکی کے عالم مین پڑی ہتین اور جنپر آج تک ہی
کچہہ روشنی نہین پڑی اور ہزار کوششون کے بعد بہی "ہمان آش درکاسہ" کا معاملہ ہی
در پیش رہا ہے - انہین خوب معلوم تہا کہ دیگر مذہبی تاریخین کیون ناقص سمجہی جاتی ہین ؟
اور کیون اسقدر اعتراضون کی بوچہاڑ اُنپر پڑتی ہے ؟ اسکی یہی وجہ تہی کہ انکے راویون
کے صحیح حالات کا کچہہ پتہ نہ ملتا تہا - اور نہ صرف مذہبی تاریخ کا ہی یہہ حال تہا بلکہ ملکی تاریخین
بہی اکثر ایسی حالت مین مبتلا تہین اور یہانتک نوبت پہونچ چکی ہتی کہ بعض قومون خصوصاً اور
ہندوستان مین فسانے ہی تاریخ سمجہے جاتے تہے -

یہہ حالت دیکہکر اہل اسلام نے یہہ ایجاد کی کہ راویون اور مورخون کے ذاتی حالات
پر نکتہ چینی شروع کی یہانتک کہ کئی ضخیم کتابین فن اسماء الرّجال مین تصنیف کین
جنمین ہر ایک راوی کے سن وعمر حالات درج کئے گئے - اور اسقدر تحقیق کو کام مین لائے کہ
ہر ایک راوی کی پیدایش کا سنہ - اسکی حرکات وسکنات کی تاریخین - روایت کے ساتہہ
اسکے تعلق کی مناسب وجوہات اور وہ صحیح اسباب جو اُسے اِس بارہ مین میسر آئے تہے
تفصیل کے ساتہہ بیان کئے -

رخت حیات باندھکر کوچ کرگیا-

مسٹر گبن کی زندگی مین بڑا عجیب واقعہ یہہ ہے کہ جسقدر لوگون کے ساتھہ اوسنے دوستی کا دعوے کیا پھر جیتے جی انکے ساتھہ قطع تعلق نہین کیا- ایک نظیر بھی نہین ملتی جسمین وہ کسی دوست کی شکایت کرتا ہو یا کوئی دوست ہی اسپر ناراضگی ظاہر کرتا ہو- کیا ڈیورڈن- کیا شفیلڈ اور کیا دیگر دوست ہمیشہ بڑی محبت کے ساتھہ اُسے چاہتے رہے- اور وہ بھی محبت سے انکے ساتھہ سلوک کرتا رہا- اور جس مجلس مین وہ جاتا رہا کبھی نفرت کی نگہ سے نہین دیکھا گیا- بلکہ برعکس اسکے ہمیشہ عزت پاتا رہا-

مسٹر گبن نے اپنے دلی اعتقادات کا صفائی کے ساتھہ اقرار نہین کیا مگر اسمین کسی کو کلام نہین کہ وہ ایک عیسائی ہو کر نہین مرا- شاید وہ اس امر کے متعلق بھی وضاحت سے کام لیتا مگر بات یہ ہے کہ اسے اپنی مرگ کا ہرگز خیال نہ تھا- وہ یکایک اور ناگہان صحت کی امید مین مرگیا- چنانچہ ۱۵ جنوری کو جب اسکا دوست مسٹر کرافورڈ اسکی بیمار پرسی کو آیا تو بہت سی گفتگو کے بعد اسنے یہہ بھی ظاہر کیا کہ وہ دس بارہ یا بیس برس تک اور جئے گا- مگر اُسے ہرگز معلوم نہ تھا کہ موت کا ہاتھہ اسپر قابو پا رہا ہے اور ۴۸ گھنٹہ کے بعد اسکا دم ہوا ہو جائیگا فقط+

سیالکوٹ

۲۷- نومبر ۱۸۹۹ء

ہان ابھی تک ایسے اشخاص بھی دنیا مین موجود ہین جو باوجود اہل اسلام کی اسقدر جانفشانی - محنت اور تحقیق کے "گھر سے آیا ہے معتبر نائی" کی ایک کمزور دلیل دیکر بجاے سر تسلیم خم کرنے کے صاف انکار کرجاتے ہین - مگر وہ اس بات کو ہرگز نہین سمجھتے کہ اس تحقیق کو تسلیم نہ کرنے سے وہ دنیا سے علم تاریخ کو ہی معدوم کر رہے ہین اور جو فوائد اس سے صریحاً خود انہین کے آنکھون کے سامنے دنیا اٹھا رہی ہے اُنسے دانستہ آنکھین بند کر رہے ہین - یا یون بھی کہ جسقدر فایدہ علم تاریخ نے دنیا کو بخشا ہے یا آئندہ بخشنے کی امید دلا رہا ہے اس دنیا کو محروم قرار دے رہے ہین اگر اہل اسلام کی تحقیق و تدقیق پر اعتبار نہین تو دنیا بھر مین کسی تاریخ کو معتبر قرار نہین دیا جاسکتا - کیا **کتبون** سے نتایج نکالے ہوے یا **شاعرانہ** کتابون سے واقعات پیدا کئے ہوئے یا **سکون** سے حالات دریافت کئے ہوئے پھر کچھہ بھی وقعت رکھہ سکین گے ؟ واہ ! دنیا بھی عجیب مزے کی ہے ! مانے پر آئے تو یہہ بھی مان لے کہ "کوہ قاف مین پریان رہتی ہین" ! - یا "آسٹریلیا مین ایک مچھلی ظاہر ہوئی ہے جو انسان کیطرح گفتگو کرتی ہے" ! اور نہ مانے تو یہہ نہ مانے کہ "آفتاب مشرق سے طلوع کرتا ہے" ! یا "چاند گھٹ کر بڑھتا ہے" اور "بڑھکر گھٹتا ہے"

ہم پوچھتے ہین کہ زمانہ نے باوجود اسقدر ترقی کرنے کے واقعات کی صحت کے لئے اَور کونسی راہ نکالی ؟ - اور کونسی ایجاد کی جسپر "گھر سے آیا ہے معتبر نائی" کا لغو اعتراض وارد نہین ہوسکتا ؟ - زمانہ نے مان لیا ہے کہ کہنے والے کی وجاہت اور پوزیشن کو دیکھہ لیا جاے اور اسکے قول کے متعلق جو صحیح اسباب اُسے میسر تھے انہین پر کہہ لیا جائے اسکے بدون فیصلہ کسطرح ہوسکتا ہے ؟ - آخر **روٹر** کی **تار** پر ہی اعتبار کرنا پڑتا ہے*

* نوٹ - گو یہہ ایک لطیف بحث شروع ہوگئی ہے اور ناظرین چاہتے ہونگے کہ ذرا اسے اور چھیڑا جاے - مگر نفس مضمون ہم

الغرض اہل اسلام کی ایجاد نے یورپ پر وہ تاثیر پیدا کی کہ ہر ایک مصنف کی لائف لکھی جانی شروع ہوئی اور دنیا نے اس فن سے فواید عظیم حاصل کئے اور تاریخ کے متعلق تو اسے ایسا لازمی سمجھا گیا کہ مورخون کی لائف کے بدون انکی تاریخ نکمی اور بیکار سمجھی جانے لگی اور بعض نے تو اپنی لائف آپ ہی لکھہ دی۔ ایڈورڈ گبن نے بہی جو ہماری اِس تحریر کا موضوع لہ ہے اپنی لائف آپ ہی لکھہ دی۔ اُسے خوب معلوم تہا کہ پبلک کے دلمین اس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش قدرتی طور پر پیدا ہوگی اور اِس خواہش برآری کے لئے اُسنے اس کام کو اپنے ذمہ لیا۔ جونہی وہ اِس ضخیم تصنیف اور سخت محنت کے کام سے فارغ ہوا اُس نے اپنے واقعات زندگی قلمبند کرنے شروع کئے اور جو کچہہ کہ اوس سے رہگیا وہ اسکے دوست شفیلڈ نے پورا کردیا۔ اور اسکی ڈائری اور خط وکتابت کا کچہہ حصہ بہی اسکے ساتہہ شامل کردیا گیا۔ اور اسقدر تفصیل سے کام لیا گیا کہ ایڈورڈ گبن سے زیادہ اَور کسی مورخ کے محاسن اور نقائص سے صحیح اور وسیع واقفیت پبلک کو حاصل نہیں ہو سکتی۔

شروع مین ہی مسٹر گبن کی تاریخ "زوال سلطنت روما" نے پبلک کے دل مین گہر کرلیا اور اسکی اشاعت اسقدر بڑہگئی کہ خود مسٹر گبن کو ایک تعجب معلوم ہوا۔ مگر جون جون اسکی متواتر جلدین نکلتی گئین اور اُسی گرمجوشی کے ساتہہ قبولیت کا درجہ حاصل کرتی گئین تو مسٹر گبن کو سخت ضرورت معلوم ہوئی کہ وہ اپنے کل حالات سے پبلک کو آگاہی بخشے تاکہ بہہ بخوبی واضح ہوجائے کہ اسکی زندگی مین وہ کونسی عجیب بات تہی جسنے اِس بڑے کام کو بخیر وخوبی انجام دینے مین اُسے تقویت بخشی اور وہ کونسے سرکمسٹینسز تہے جنہون نے اُسے یہہ کارنمایان کرنے کے قابل بنایا۔

ہم اس سے زیادہ اجازت نہین دیتا۔ ہان ہمارے معزز دوست مسٹر محرم علی چشتی اڈیٹر رفیق ہند اور ریورنڈ رجب علی ایڈیٹر پنجاب ریویو نے اس کتاب کا انٹروڈکشن لکہنے کا وعدہ کیا ہے اور ہم یقین دلا سکتے ہین کہ اگر یہہ وعدہ پورا ہوا۔ (کیونکہ یہہ صاحبان بہت ہی عدیم الفرصت ہین) تو ناظرین اس بحث کا لطف حاصل کرسکین گے ۔:۔

وہ ۱۷۶۴ء مین جبکہ اسکی عمر ستائیس سال کی تہی روما مین پہونچا - اور اسی سنہ مین ۱۵ ماہ اکتوبر کو وہ دارالخلافہ کے کہنڈرات پر بیٹہا ہوا کچہہ سوچ رہا تہا جبکہ ننگے پاؤن اور ننگے سر پجاری پاس کے جوپیٹر کے مندر مین منتر گا رہے تہے کہ یکایک سلطنت روما کے زوال کی تاریخ لکہنے کا خیال اُسکے دل مین پیدا ہوا - واقعی یہہ ایک بڑا بہاری خیال تہا اور اسکے پورا کرنیکے لئے بہت سا وقت اور سخت محنت درکار تہی - اور اسقدر وقت اور اسقدر محنت صرف کرنے کے لئے بڑا ہی حوصلہ اور استقلال لازم تہا - جس جگہہ وہ بیٹہا ہوا تہا وہین سے ہی بیٹہے بیٹہے وہ اُس وقت تک پہونچگیا جس وقت کہ وہ تباہ شدہ سلطنت بڑے عروج پہ تہی - اور اسکی ساری عظمت اور شان و شوکت کا نقشہ اسکی آنکہون مین پہر گیا - اس یادآوری نے اسکا دل جوش سے بہر دیا اور وہ بڑی دقت سے اپنے ولولون پر غالب آسکا وہ خود کہتا ہے کہ :-

"گو اس بات کو قریباً پچیس سال گذرے ہین مگر مجہے اپنے دل کی وہ حالت کبہی بہول نہین"
"سکتی جو اس ہمیشہ زندہ رہنے والے شہر کے قریب پہلی دفعہ پہونچنے پر مجہپر طاری ہوئی - اور نہ وہ"
"جذبات ہی کبہی یاد سے اتر سکتے ہین جو اس تاریخی مقام کی حالت دیکہکر میرے دل مین پیدا ہوئے تہے"
"رات بہر مجہے نیند نہ آئی اور علی الصباح ہی مین بے صبری اور بے چینی کے ساتہہ اپنے بستر"
"سے اُٹہا اور عالیشان دربار کے کہنڈرات کی سیر کرنے لگا - اور ہر ایک مشہور معروف جگہہ"
"جہان رومولس[۱] کہڑا ہوتا تہا یا ٹلی[۲] بولتا تہا یا سیزر[۳] مر گیا تہا میری آنکہون تلے پہر گئی - اور کئی"
"دن گذر گئے پیشتر اسکے کہ میرے دل کا جوش ٹہنڈا ہوا اور مین ٹہنڈے دل اور چین کے ساتہہ تحقیقات مین مصروف ہوا"

[۱] - رومولس شہر روما کا بانی تہا - مسیح سے ۷۵۳ برس پیشتر اُسنے اس شہر کی بنا رکہی - اور یہہ وہان کا پہلا بادشاہ ہوا -

[۲] - یہہ روما کا ایک نامی گرامی سپاہی - فلاسفر - مُدبر - اور فصیح سپیکر تہا - ۱۰۶ سال مسیح سے پیشتر پیدا ہوا - اسکا زیادہ تر مشہور نام سسرو تہا - ۴۳ سال مسیح سے پیشتر مارا گیا -

[۳] جولیس سیزر مسیح سے ایکسو سال پیشتر پیدا ہوا - یہہ بڑا بہادر اولوالعزم اور فتحمند بادشاہ تہا اور مسیح سے ۴۴ سال پیشتر اسکے خلاف ایک سازش ہوئی اور سازشیون نے اسے قتل کر ڈالا -

(دیکہو حاشیہ صفحہ ۹)

اب بہہ ایک قدرتی قانون ہے - کہ پانی اسیقدر بلندی تک اٹہتا ہے جسقدر بلندی سے کہ گرایا جاتا ہے اور مسٹر گبن کے دلی جوش کی یہہ ندی نیچے اُتر کر رومن ہسٹری کی تاریک زمانون مین سے بہنے لگی یہانتک کہ ایک ایسی تصنیف کی سرسبزی کا موجب ہوئی جو روما کے قدیم اور مشہور مورخون - لوی - سالسٹ اور ٹیسٹس کے علو مرتبت تک پہونچی اور انکی دائمی شہرت اور ناموری مین معقول حصہ کی مستحق ہوگئی -

جولیئس سیزر کے واقعات زندگی بڑے ہی دلچسپ ہین - اُسنے ۸۳ سال مسیح سے پیشتر ایک عورت کارنیلیا نامی سے شادی کی - مگر شاہ سیلا نے اُسے مجبور کیا کہ وہ اپنی بی بی کو طلاق دے - جولیئس سیزر نے نہ مانا اور اس حکم عدولی کی وجہ سے شہر بدر کیا گیا مگر جب وہ چلا گیا تو سیلا نے کہا کہ یہہ لڑکا کئی ایک ماریئس کے برابر ہوگا (ماریئس ایک بہادر جنرل تہا جس نے سیلا کے ساتہہ کئی مقابلے کئے تہے اور ہر ایک مین داد مردانگی دی تہی) غرض جولیئس سیزر جلاوطن ہوکر ۷۰ سال مسیح پیشتر ایشیا کوچک مین پہونچا - اور ایک ماہ تک بحیرہ روم کے لٹیرون نے اوسے روک رکہا - ۶۸ سال مسیح سے پیشتر وہ پبلک خزانہ کا افسر مقرر ہوا - اور اسی سال اسکی بیوی مرگئی - اسپر اسنے سیلا کی پوتی پامپیا سے شادی کی - اور دن بدن اسکا اقبال بڑہتا گیا - ۵۹ سال مسیح سے پیشتر وہ ہسپانیہ کا کانسل منتخب ہوا - اور وہ پہلے اتحاد ثلاثہ (تین شخصون کی ایک کمیٹی جو سلطنت روما کے متفق حکمران ہنے) کا ممبر تہا جسکے دوسرے دو ممبر پامپی اور کیراسس تہے - اور فرانس اور الیرک کی حکومت پانچ سال کے لئے اسکے حصہ مین آئی - اسوقت سے اُسنے شمال و غرب اٹلی اور مشرق مین بڑی فتوحات حاصل کین - وہ جہان گیا فتح ہی کر کے آیا - ظفر ہمیشہ اسکے ہمرکاب تہی - اور بہت جلد وہ بلا شرکت غیری دنیا بہر کا بادشاہ بنگیا